REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد ٣٩ — شمارہ ٢٣

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- عبدالحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ٦٠ روپے
ششماہی ٣٠ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ١٥٠ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ ٢٥ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان ١٤٣٥١٦

٢٠ ذیقعدہ ١٤١٠ ہجری — ١٤ احسان ١٣٦٩ ہش — ١٤ جون ١٩٩٠ء

بفضل اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔
احباب کرام حضور انور کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، خصوصی حفاظت اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے تواتر کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کے سالانہ جلسہ منعقدہ دسمبر ١٩٨٩ء کے لئے

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انگریزی پیغام کا اردو ترجمہ

پیارے بھائیو اور بہنو!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت سیرالیون (یکم تا ٣ دسمبر ١٩٨٩ء) سالانہ جلسہ منعقد کر رہی ہے۔ اس موقع پر سیرالیون کے لئے میرا پیغام یہ ہے کہ اس ملک کی گرتی ہوئی اقتصادی حالت کی وجہ سے میں سخت متفکر ہوں۔ اور اس سے پیدا ہونے والے مسائل کے بارے میں سوچ کر پریشان رہتا ہوں۔ مجھے آپ کے ملک سے ایک گہرا ذاتی دلی لگاؤ ہے۔ میری آرزو ہے کہ یہ خوبصورت ملک جلد ترقی کی منازل طے کرے اور اقوام عالم میں وہ باعزت مقام حاصل کرے جس کا یہ مستحق ہے۔

سیرالیون سفر کے دوران مجھے زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے راہنماؤں اور ارض سیرالیون کے فرزندوں اور عوام سے ہر سطح پر ملنے کے مواقع ملے۔ ان ملاقاتوں کے نتیجے میں سیرالیون نے میرا دل جیت لیا۔ میری ہمدردیاں آپ کے ساتھ ہیں۔ اور میں پہلے سے کہیں زیادہ اپنے آپ کو اہل سیرالیون کے قریب محسوس کرتا ہوں۔

مجھے یقین ہے کہ ملک کی تعمیر نو کے لئے اہل وطن کا اخلاقی اسلحہ سے لیس ہونا سب سے زیادہ ضروری ہے۔ سیرالیون کی تمام احمدی جماعتوں کو اس بات کا احساس ہونا چاہیئے کہ وہ اپنے ہم وطنوں سے بہتر تعلقات اور صحت مندانہ اخلاقی معیار استوار کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اور انہیں یقین دلائیں کہ سیرالیون کا تابناک اور روشن مستقبل ان کے اپنے مضبوط اور مستحکم کردار سے وابستہ ہے۔

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں آپ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتا ہوں اور آپ کی فلاح و بہبود کے لئے منصوبے سوچتا رہتا ہوں۔ نہ صرف روحانی اور اخلاقی فلاح کے لئے بلکہ اقتصادی اور مادی ترقی اور بہتر ترقی کے لئے بھی۔ میں دنیا بھر کی احمدی جماعتوں کو ان ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرتا رہتا ہوں جو عموماً افریقہ اور خصوصاً سیرالیون کے لئے ان پر عائد ہوتی ہیں۔ مرکز میں اس قسم کے فلاح و بہبود کے منصوبوں پر غور ہو رہا ہے اور انشاء اللہ ان پر جلد عمل درآمد کی صورت پیدا ہو جائے گی۔

میں سیرالیون کے احمدیوں اور دوسرے محب وطن شہریوں اور دوستوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے ملک اور اہل وطن کے لئے درد دل سے دعائیں کریں، ان مخلصانہ دعاؤں میں وہ حکومت کو بھی یاد رکھیں خدا تعالیٰ ارکان حکومت کو صحیح راستہ پر گامزن کرے اور انہیں توفیق عطا فرمائے کہ وہ سیرالیون کو عظیم الشان ترقیات سے بھرپور مستقبل سے ہمکنار کر سکیں۔ اور مولیٰ کریم انہیں ایسی ہمت اور بصیرت عطا کرے کہ وہ اقتصادی بحران سے پیدا ہونے والے مشکل مسائل کی گتھیاں سلجھا سکیں۔

سیرالیون کے مختصر دورہ کے دوران فراخدلانہ استقبال و اکرام اور مہمان نوازی کے لئے آخر میں ایک مرتبہ پھر میں سیرالیون کے عوام اور حکومت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس تلطف اور گرمجوشی کی خوشگوار یاد اب بھی میرے دل میں تازہ ہے۔ میں خاص طور پر آپ کے صدر مملکت ہز ایکسیلینسی ڈاکٹر جوزف سعید ومومو کی وسعت قلبی اور انکسار سے بہت متاثر ہوا تھا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صدر مملکت، حکومت سیرالیون اور عوام کو برکات و حسنات سے نوازے (آمین)

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔

سیرالیون زندہ باد
احمدیت پائندہ باد

والسلام

خاکسار:- مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ ٢٦-٢٧-٢٨ فتح (دسمبر) ١٣٦٩ ہش ١٩٩٠ء کو منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال جلسہ سالانہ قادیان ٢٦-٢٧-٢٨ فتح (دسمبر ١٣٦٩ ہش / ١٩٩٠ء) کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرمادی ہے۔ احباب دعا کریں کہ جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کا دوسرا جلسہ سالانہ ہر لحاظ سے اپنی شان میں پہلے سے بڑھ کر ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے جماعت کیلئے مبارک کرے۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے عزم کرتے ہوئے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو پہلے سے بھی زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ قادیان ١٩٩٠ء میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۴ احسان ۱۳۶۹ ہش

مسئلہ وفات و حیاتِ مسیحؑ "آئینۂ عالم" کے سامنے

(۲)

قرآن کریم کی آیت بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ کے معنے مولانا عزیز حسن صاحب نے لکھے ہیں:۔ "بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف اُٹھا لیا" (روزنامہ آئینۂ عالم ۲۲ مارچ ۱۹۹۰ء) مولانا کے ان معنوں سے ہمیں پورا اتفاق ہے۔ لیکن یہ معنے مولانا کے اپنے عقیدہ کے سراسر خلاف ہیں۔ اس آیت کریمہ کی بنیاد پر مولانا عزیز حسن صاحب کا اپنا عقیدہ یہ ہے کہ:

"بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو جسد عنصری زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔"

مولانا کا یہ عقیدہ ان کے اپنے مذکورہ معنے سے کلی مغایرت رکھتا ہے۔ پس بطور حق بر زبان جاری مولانا کے بیان کردہ معنے جماعت احمدیہ کے موقف کی تائید اور اُن کے اپنے عقیدہ کی تردید کر رہے ہیں ؏

وہ الزام ہم کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

مولانا کے اعتقادی موقف کے غلط ہونے کا اُن کی اپنی تحریر میں دوسرا ثبوت یہ ہے کہ وہ اس کے بعد کوئی حدیث پیش نہیں کر سکے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ حدیث نبوی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر صرف ۱۲۰ سال بتائی گئی ہے۔ بلکہ زمانہ نبوی کے بہت بعد کی تفاسیر اپنے موقف کی تائید میں پیش کر دی ہیں (آئندہ سطور میں بتایا جائے گا کہ اس میں بھی مولانا موصوف بُری طرح ناکام رہے ہیں) حالانکہ خود مولانا اقرار کرتے ہیں کہ:

"اسلام میں قرآن و حدیث ہی دین کی اساس و بنیاد ہیں" (آئینۂ عالم ۱۱ مئی ۱۹۹۰ء)

مولانا اپنا استدلال حدیث کی بجائے تفسیر سے پیش کر رہے ہیں۔ پس مولانا کا یہ طرز عمل ان کے انداز استدلال کو باطل قرار دے رہا ہے ؎

بزم ہستی میں یہ بھی اک اعجاز ہے خمار ⁂ آئے جو بے خبر بہار، وہ باخبر گئے

مفسرین کرام مفسرین کرام کا ہم احترام کرتے ہیں۔ انہوں نے تفاسیر میں بڑے لطیف نکات بیان فرمائے ہیں۔ لیکن وہ نبی، رسول یا معصوم عن الخطا نہ تھے۔ انہوں نے زمانہ نبوی کے بہت بعد یہ تفاسیر لکھیں۔ اور بعض مقامات پر بڑی ٹھوکریں کھائی ہیں۔ اسرائیلیات کو دھڑا دھڑ اپنی تفاسیر میں گھسیڑ دیا ہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے پاکباز انبیاء کرام پر خطرناک اتہامات بھی لگائے ہیں۔ اور خود حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اتہامات لگانے سے باز نہیں آئے۔ مولانا عالم آدمی ہیں۔ ان حقائق سے واقف و آگاہ ہیں۔ اس کے نتیجہ میں سلمان رشدی جیسا بدقسمت آدمی پیدا ہوا جس نے انہی تفاسیر سے خوشہ چینی کر کے اسلام پر اتنا بڑا حملہ کر دیا کہ رُوئے زمین پر پائے جانے والے مسلمان چونک پڑے۔ مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عصمت انبیاء کے مطابق ان تمام اتہامات کا مدلل طور پر رد فرما دیا ہے۔ اور جماعت احمدیہ نے اس سلسلہ میں بڑی عظیم الشان تفاسیر لکھی ہیں جن میں "تفسیر کبیر" اپنی نظیر آپ ہے۔

بہرحال مولانا عزیز حسن صاحب کے انداز استدلال کے بطلان کا یہ بہت بڑا ثبوت ہے کہ وہ حدیث پیش کرنے کی بجائے تفاسیر کی پناہ لینے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ لیکن اس میں بھی کامیاب نہیں ہوئے مثلاً امام راغب کی تحریر کا ترجمہ اس طرح پیش کرتے ہیں:۔

"بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف اُٹھا لیا۔ کے دو احتمال ہیں۔ اوّل یہ کہ ان کو آسمان کی طرف اُٹھا لیا۔ اور دوسرا یہ کہ اُن کو عزت و تکریم کی رفعت عطا فرمائی" (آئینۂ عالم ۲۲ مارچ ۱۹۹۰ء)

ظاہر ہے کہ امام راغب نے کوئی یقینی بات نہیں کہی بلکہ دو احتمال بتائے ہیں جن میں آسمان کا احتمال مولانا کے حق میں جاتا ہے اور عزت و تکریم اور رفعت کا احتمال جماعت احمدیہ کی تائید کر رہا ہے۔ جبکہ قرآن کریم کی زیر بحث آیت میں نہ آسمان کا لفظ ہے نہ زندہ اور نہ جسم کا۔ پس ثابت ہوا کہ جماعت احمدیہ کا موقف عزت و تکریم اور رفعت والا درست ہے۔

جناب زُبیر صاحب زُبیر صاحب نے مولانا عزیز حسن صاحب کے مندرجہ بالا موقف کے خلاف ایک مضمون بعنوان "لکھتا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق: اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں، بیگانے بھی ناخوش۔ میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند" لکھا:۔

"قرآن کریم کی آیت ... سے یہ مطلب ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دُنیا میں آئیں گے ... قرآن عظیم کی توہین کے مترادف ہے۔ کیونکہ اس ضمن میں جو آیت پیش کی گئی ہے اس سے یہ کہیں واضح نہیں ہوتا ...... رَافِعُکَ اِلَیَّ کا مطلب اگر یہ لیا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مع روح و جسم کے اللہ کہتا ہے میں اپنی طرف اُٹھانے والا ہوں تو پھر حضرت نبیؐ کا یہ کہنا کیا معنے رکھتا ہے اَکْرَمَ اللّٰہُ نَبِیَّہٗ اَنْ

یُرِیَہٗ مَا یَکْرَہُ فِیْ اُمَّتِہٖ فَرَفَعَہٗ اِلَیْہِ وَبَقِیَتِ النِّقْمَۃُ کہ خدا نے اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اعزاز دیا اور آپ کی اُمت کا فساد جو آپ کو ناپسند تھا آپ کے زمانے میں نہیں ہُوا۔ اور اس سے پہلے خدا تعالیٰ نے آپ کو اپنی طرف اُٹھا لیا۔ اور یہ خرابیاں بعد میں پیدا ہوئیں۔

یہاں رَفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ کے معنے رَفَعَہٗ اِلٰی سَمَائِہٖ کیجئے۔ پس خدا تعالیٰ نے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی آسمان پر اُٹھا لیا ہے۔ حالانکہ آپ کے جسم کا آسمان پر اُٹھایا جانا مراد نہیں بلکہ اس سے قرب منزلت والی وفات ہی مراد ہے.... جب ایسا نہیں ہُوا تو رفع کے معنے دونوں پیغمبروں کے لئے الگ الگ کئے جائیں گے۔"

(آئینۂ عالم ۱۱ مئی ۱۹۹۰ء)

جناب زبیر صاحب کی دلیل بہت مضبوط ہے کہ رفع کا لفظ جب دو نبیوں کے لئے استعمال ہُوا ہے تو ایک کے معنے زمین اور دوسرے کے لئے آسمان متعین کرنا یہ بھی بڑی غلطی ہے۔

توفّی کی بحث لفظ توفّی کے سلسلہ میں بھی مخالف علماء نے یہی ٹھوکر کھائی ہے۔ توفّی کے مشتقات میں سے دو مرتبہ یہ الفاظ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے اور تین مرتبہ خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ لفظ قرآن کریم میں استعمال ہُوا ہے۔ جیسے اَوْ نَتَوَفَّیَنَّکَ (المؤمن ع ۸) رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "یا ہم تجھ کو وفات دے دیں گے"۔ تمام مترجم اور مخالف علماء تینوں مقامات پر وفات کے ہی معنے کرتے ہیں۔ لیکن جن دو مقامات پر قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے استعمال ہُوا ہے وہاں [illegible] کی زبان قدم تھرتھرانے لگتی ہے۔ کبھی معنے کریں گے بھر لیا، پورا پورا لے کر آسمان پر اُٹھا لیا۔ نیند کی حالت میں آسمان پر اُٹھا لیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ مولانا عزیز حسن صاحب نے بھی اس پہلو پر لکھا ہے۔ لہٰذا موصوف کی آگاہی کے لئے بھی اس لفظ پر بحث ضروری ہے۔

انعامی چیلنج حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک ہزار روپے کے انعامی چیلنج کے ساتھ اعلان کر رکھا ہے کہ لفظ تَوَفّی جب باب تفعّل سے ہو، اللہ فاعل، ذی روح مفعول ہو اور لیل اور نوم کا قرینہ نہ پایا جاتا ہو تو سوائے قبض رُوح اور وفات کے اور کوئی معنے نہیں ہوتے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ان شرائط کے ساتھ الفاظ کی ایک عظیم فوج ہے جو جماعت احمدیہ کے موقف کی تائید کر رہی ہے۔ اور کوئی ایک مثال بھی اس کے خلاف پیش نہیں کی جا سکتی۔ احادیث نبویہ اور لغت عرب اور عربی لٹریچر سے بھی اسی موقف کی تائید ہوتی ہے۔ اس کے متعلق "آئینۂ عالم" میں محترم لیاقت علی صاحب امروہی بعض تحریریں پیش کر چکے ہیں لہٰذا یہاں تکرار کی ضرورت نہیں ہے۔ عالم الغیب خدا جانتا تھا کہ لفظ رفع اور توفّی پر ظہور مہدی و مسیح کے زمانہ میں نزاع ہو گا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں پہلے سے فیصلہ فرما دیا ہے۔ فرمایا یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ یعنے اے عیسیٰ میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور تیرا رفع کرنے والا ہوں۔ پہلے وفات کا لفظ رکھا پھر رفع کا۔ اور جو رفع وفات کے بعد ہو وہ رُوحانی رفع ہوتا ہے نہ کہ جسمانی۔

قرآن کریم سے ثابت ہے کہ یہ دونوں وعدے پُورے ہو گئے۔ رفع کا وعدہ پُورا ہونے کے لئے بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ ہے۔ اور وفات کا وعدہ پُورا ہونے کے لئے سُورہ مائدہ کی آیت فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْھِمْ ہے۔ کہ جب تُو نے مجھے وفات دے دی تو پھر تُو ہی اُن پر نگران تھا۔

مولانا عزیز حسن صاحب نے اپنے ایک مضمون میں یہ بھی بتایا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے قرآن کریم میں قتل اور صلیبی موت کی نفی کی گئی ہے۔ لیکن لفظ توفّی اور رفع کا اثبات بھی قرآن کریم میں موجود ہے۔ اور رفع چونکہ توفّی کے بعد ہُوا ہے لہٰذا لازمی طور پر رفع رُوحانی ہُوا نہ کہ جسمانی۔

خلاصۂ کلام یہ کہ جناب زُبیر صاحب نے مسئلۂ وفاتِ مسیح میں جماعت احمدیہ کی تائید ببانگ دُہل کر دی ہے۔ اور مولانا عزیز حسن صاحب نے غیر شعوری طور پر جماعت احمدیہ کے موقف خاتمیت محمدی کی تائید کر دی ہے۔ البتہ وہ ایک پُرانے نبی کی آمد کے منتظر ہیں اور اُن کے بہت بڑے بزرگ بانیٔ دیوبند ایک نئے پیدا ہونے والے نبی کی آمد کے منتظر ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ مامور زمانہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام پر ایمان لا کر اس انتظار کو ختم کر چکی ہے۔ اور آج کرۂ ارض کے ۱۲۰ ممالک میں مضبوطی سے قائم ہو کر شاہراہِ غلبۂ اسلام پر گامزن ہے ؎

صدق سے میری طرف آؤ اِسی میں خیر ہے!
ہیں درندے ہر طرف مَیں عافیت کا ہوں حصار (دُرِّ ثمین)

عبد الحق فضل

(باقی آئندہ)

خطبہ جمعۃ المبارک

آج جماعت احمدیہ اپنے روحانی آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کرتے ہوئے یہ عرض کر سکتی ہے کہ اے ہمارے آقا! آپ تو ہزاروں کو نہیں بلکہ لاکھوں کو پناہ دے رہے تھے اور ایک دو ملکوں میں نہیں بلکہ ۱۲۰ ملکوں میں آپ کی شاخیں پھیل چکی ہیں جن کے سائے تلے تھکے ماندے روحانی پناہ اور آرام سے استفادہ کر رہے ہیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۱ / ہجرت (مئی) ۱۳۶۹ ہش / ۱۹۹۰ء بمقام مسجد فضل لندن

مکرم منیر احمد صاحب جاوید مبلغ سلسلہ دفتر P.S لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ ہذا اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے (ایڈیٹر)

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے درج ذیل قرآنی آیات کی تلاوت فرمائی۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ (سورۃ آل عمران : ۱۰۵)

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَاۗفَّةً ۭ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْھُمْ طَاۗىِٕفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَھُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّھُمْ يَحْذَرُوْنَ ○ (سورۃ التوبہ ، ۱۲۲)

بعدہٗ حضور انور نے فرمایا۔

یہ دو آیتیں جن کی میں نے تلاوت کی ہے، قرآن کریم کی دو الگ الگ سورتوں سے لی گئی ہیں۔ پہلی آیت سورۃ آل عمران کی ۱۰۵ (ایک سو پانچویں) آیت ہے اور دوسری سورۃ التوبہ کی ایک سو بائیسویں آیت۔ ان کا ترجمہ یہ ہے۔ پہلی آیت کا ترجمہ ہے کہ چاہیئے کہ تم میں سے ایک ایسی قوم کھڑی ہو جائے جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلانے والی ہو اور نیکی کا حکم کرنے والی ہو اور بدیوں سے روکنے والی ہو۔ واُولٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْن یہی وہ لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔

دوسری آیت کا ترجمہ ہے: اور یہ ممکن نہیں کہ مومن تمام کے تمام بحیثیت قوم کلھم خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے یک دفعہ نکل کھڑے ہوں۔ اس لئے ضروری ہے یا یہ ترجمہ یوں بنے گا۔ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ پھر ایسا کیوں نہیں کرتے کہ ان میں سے ہر گروہ میں سے کچھ لوگ اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے وقف کرتے رہیں اور پھر وہ مرکز میں پہنچکر جو مرکز ان کی تربیت کا مقرر کیا گیا ہو۔ تفقہ فی الدین حاصل کریں۔ دین کو سمجھیں اور ایسی قابلیت پیدا کریں۔ تاکہ وہ دوسروں کو بھی سمجھا سکیں۔ تفقہ فی الدین صرف سرسری علم حاصل کرنے کو نہیں کہا جاتا بلکہ گہرائی سے علم حاصل کرنے کو کہا جاتا ہے۔ چنانچہ اس کے معاً بعد جو نتیجہ نکالا وہ بھی یہی ثابت کرتا ہے کہ یہاں تعلیم و تربیت کے لئے گروہ تیار کرنا مراد ہے۔ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَھُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ تاکہ جب وہ واپس لوٹیں تو اپنی قوم کو ڈرائیں۔ اور لَعَلَّھُمْ يَحْذَرُوْنَ۔ تاکہ وہ بدیوں سے بچنے والے اور ہلاکت سے بچنے والے بن سکیں۔

یہ دو آیتیں ہیں جو میں نے اس لئے آج کے خطبے کیلئے اخذ کی ہیں

کہ جہاں کثرت کے ساتھ جماعت احمدیہ کو خوشخبریاں مل رہی ہیں فوج در فوج بعض علاقوں میں لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں، وہاں اس کے ساتھ ہی ایک انذار کا بھی پہلو ہے اور وہ انذار کا پہلو یہ ہے کہ اگر ہم ان کی تربیت سے رہیں۔ یہ احمدیت میں داخل ہوئے اور ویسے کے ویسے رہے جیسے پہلے تھے یا ان کے ایمان کے استحکام کا انتظام نہ کیا اور ان کو ثابت قدم رکھنے کے لئے دعائیں نہ کیں۔ ان کی تربیت اس رنگ میں نہ کی کہ ان کی بدیاں مٹنی شروع ہو جائیں۔ اور ان کے بدلے نیکی کے رنگ چڑھنے شروع ہو جائیں تو یہ سارے جو نو مبائع ہیں یا جو احمدیت میں اور اسلام میں نئے داخل ہوئے ہیں یہ خطرے کی حالت میں ہیں۔ کئی قسم کے خطرے ان کو درپیش ہیں۔ اوّل یہ کہ ایمان کے بعد اگر کچھ عرصہ انسان علم اور تربیت سے محروم رہے تو اسی حالت میں وہ پختہ ہو جایا کرتا ہے۔ پھر اس کو سمجھانے اور اس کی تربیت کرنے کے مواقع کم رہتے ہیں اور اگر آپ سمجھانے کی کوشش بھی کریں تو وہ شخص جو تازہ ایمان لایا ہو اس کے سمجھنے اور اس کے تعاون کرنے کے نفسیاتی طور پر زیادہ امکانات ہیں اور جو اس حالت میں دیر تک آکر سرد ہو چکا ہو اس کے تعاون کرنے کے امکانات بعید ہیں۔ اس لئے نئے آنے والے کی حالت ایک بچے کی سی ہوتی ہے۔ ایک ایسے بچے کی سی حالت ہے جس کے کان میں اذان دینے کا حکم ہے اور جس کے دوسرے کان میں تکبیر کہنے کا حکم ہے۔ پس بڑے لوگوں میں سے بھی بعض بچے اسلام کو ملتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے دن کے بچے سے متعلق ہماری تربیتی ذمہ داریوں کو ایسے خوبصورت رنگ میں بیان فرما کر ان بڑے بچوں کی طرف بھی ہمیں متوجہ فرما دیا جو بعد ازاں اسلام میں داخل ہونے والے ہیں۔ اگر چھوٹے سے بچے کو جس کو ایک لفظ بھی بات کا سمجھ نہیں آتا، سمجھانا اس دن سے شروع کرنا ضروری ہے جس دن وہ خدا تعالیٰ نے آپ کی گود میں ڈالا ہے تو وہ بڑے بچے جو زبانیں بھی سمجھتے ہیں، جو بالغ نظر بھی ہیں نظر نہیں تو کم سے کم بلوغت کی عمر کو پہنچ چکے ہیں ان تک بات پہنچانا اور سمجھا کر پہنچانا بدرجہ اولیٰ فرض ہے۔ پس یہ ذمہ داری ہے جو بہت ہی بڑی جماعت کے اوپر ڈالی گئی ہے اور کثرت کے ساتھ لوگوں کا فوج در فوج داخل ہونا ہمیں انتباہ بھی کر رہا ہے کہ اگر تم نے بروقت ان

ذمہ داریوں کو ادا نہ کیا تو تمہارے لئے اور آئندہ بنی نوع انسان کے لئے خطرات درپیش ہو سکتے ہیں۔ عدم تربیت یافتہ اور رنگ میں بھی دنیا کے لئے خطرات کا موجب بن جاتے ہیں کیونکہ وہ عقائد کے لحاظ سے بعض دفعہ نئی نئی باتیں گھڑ لیا کرتے ہیں۔ چنانچہ اسلام کی تاریخ کا آپ مطالعہ کریں تو بہت سے بدعقائد جو آج مسلمانوں میں رائج دکھائی دیتے ہیں وہ باہر سے آنے والی قوموں کی پیداوار تھے۔ بہت سے فرقوں کی بنیاد اسی طرح ڈالی گئی۔ چنانچہ

بادشاہ کا بیٹا بادشاہ ہونے کا تصور

چونکہ ایران میں قدیم سے چلا آرہا تھا۔ اس لئے دراصل شیعیت کی بنیاد مکّہ اور مدینے میں نہیں پڑی بلکہ اُن دُور کے علاقوں میں پڑی ہے جہاں ایسی قومیں بڑی تیزی سے اسلام میں داخل ہوئیں جنہوں نے ہمیشہ سے اپنے آباء و اجداد کو اسی طرح دیکھا کہ جس مرتبے پر کوئی فائز تھا اُس کے بیٹے نے اس مرتبے کو گویا ورثے میں پایا۔ پس اُن کے لئے اسلام کا انتخاب کا طریق سمجھنا مشکل کام تھا۔ لیکن یہ خیال کر لینا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے جو خون کے لحاظ سے قریب ترین ہے اگر بیٹا نہیں تو اس کے متبادل جو بھی ہے اس کو روحانی وارث ہونا چاہیئے۔ یہ بہت آسان کام تھا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی آسمان پر زندگی کا عقیدہ دیکھیں۔ یہ بھی عیسائیوں کے فوج در فوج داخل ہونے کے نتیجے میں اُن کے ساتھ چلا آیا اور چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا نام لے کر آپ کی بعثت ثانیہ کا ذکر موجود تھا۔ اگرچہ آسمان پر چڑھائے جانے کا کوئی ذکر نہیں تھا لیکن ان آنے والوں نے ان احادیث سے اُن پیشگوئیوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ دوسرا پہلو بھی مسلمانوں میں داخل کر دیا تو کئی قسم کے فتنے ہیں جو نئے آنے والے کے ساتھ آکر پہلوں میں داخل ہو جاتے ہیں۔ کئی قسم کی خامیاں ہیں جو پہلے نئے آنے والوں کو دے دیتے ہیں اگر ان کی اپنی تربیت نہ ہو۔ اس لئے قرآن کریم نے یہ بہت ہی عظیم الشان حکیمانہ نصیحت فرمائی اور یہ تاکیدی نصیحت فرمائی کہ اوّل تو بہترین بات یہ ہوتی کہ سارے مؤمن ہی اس کام پر لگ جاتے لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ تم لوگوں کو اور کام ہیں اور مجبوریاں ہیں اس لئے باری باری تم میں سے گروہ در گروہ ایسے لوگ ہوں جو اپنے آپ کو وقف کریں۔ وہ دین کی تربیت اس رنگ میں حاصل کریں کہ ان کو تفقہ حاصل ہو جائے۔ اور اس کے نتیجے میں وہ دوسروں کی تربیت کرنے کے اہل بن جائیں۔ اس طرح پر وہ اپنی ذمہ داریاں ادا کر سکیں گے اور اس کا یہ مطلب نہیں کہ صرف وہی چند لوگ ہوں جو ایک دفعہ آئے ہیں۔ اس آیت سے میں یہی سمجھتا ہوں کہ یہاں ایک سلسلہ جاری کرنے کا حکم ہے اور یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ایک وقت میں کچھ آجائیں۔ پھر دوسرے وقت میں دوسرے آجائیں پھر تیسرے وقت میں تیسرے آجائیں اور اس طرح گویا رفتہ رفتہ پوری قوم اس تربیتی دَور سے خود بھی گزر جائے اور دوسروں کی تربیت کرنے کی بھی اہل ہوتی چلی جائے۔

اس سے ملتا جلتا ایک نظام جماعت احمدیہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے جاری فرمایا تھا جس کا نام وقف عارضی ہے۔ بہت سے پہلوؤں سے وہ نظام اس نظام سے ملتا ہے۔ کئی پہلوؤں سے ذرا مختلف بھی ہے لیکن اس نظام کی اپنی جگہ شدید ضرورت ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ کچھ عرصہ سے جماعت اس پروگرام سے آنکھیں بند کئے رہی ہے۔ اب جبکہ ہم نے مرکزی انتظام میں کچھ تبدیلی پیدا کی ہے اور اس شعبے کے سربراہ زیادہ توجہ دے رہے ہیں تو

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان سے یہ خوشکن خبریں مل رہی ہیں

کہ اب پہلے سے بڑھ کر لوگ وقف عارضی کے لئے اپنے آپ کو پیش کر رہے ہیں۔

یہ جو خطرات میں نے بیان کئے ہیں۔ پاکستان میں بھی خطرات تو ہیں لیکن ذرا مختلف رنگ میں۔ یہاں تو بعض افریقہ میں یا دوسرے ممالک میں جہاں جماعتیں کثرت سے پھیل رہی ہیں، وہاں تو نئے آنے والوں پر حملہ ہو رہا ہے۔ پاکستان میں پرانوں پر حملہ ہو رہا ہے خصوصاً ان نسلوں پر جو پیدائشی احمدی ہیں۔ جنہوں نے احمدیت کمائی نہیں ہے بلکہ ورثے میں پائی ہے۔ ایک لمبے عرصے تک عدم توجہ کے نتیجے میں بعض پاکستانی دیہات میں ایسی احمدی نسلیں پیدا ہوئیں جن کو اپنے عقائد کا خود پوری طرح علم نہیں۔ جنہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے کلام سے استفادہ نہیں کیا۔ جن کو جماعت کے طور اطوار اور رہن سہن کے عادات اور خصائل سے بھی پوری واقفیت نہیں ہے بلکہ بہت سے ایسے علاقے بھی ہیں، بہت سے تو نہیں مگر چند ایسے علاقے اور دیہات ہیں جہاں اُن کا اٹھنا بیٹھنا طرز زندگی، رسم و رواج سب ارد گرد کے ماحول سے متأثر ہو کے غیر احمدی ماحول کے رنگ میں رنگے گئے ہیں اور اُن کو دیکھ کر اُن کے گھروں کے رہن سہن کو دیکھ کر، ان کے گفتگو کے سلیقے کو دیکھ کر نمایاں طور پر کوئی امتیاز دکھائی نہیں دیتا اُن کی شادیاں اُن کے غیر احمدی رشتے داروں میں ہو گئیں۔ ان کے گھر کی مستورات نے دوسری مستورات سے اسی قسم کی بیہودہ پرانی رسمیں ورثے میں لے لیں اور چونکہ اٹھنا بیٹھنا اُن کے ساتھ رہا، اس لئے عملاً روزمرہ کی زندگی میں ان میں اور مخلص تربیت یافتہ احمدی گھروں میں ایک نمایاں بُعد پیدا ہو گیا اور غیر احمدی گھروں کے ساتھ مل جل کر وہ اسی معاشرے کا ایک حصہ بن گئے۔ ان کی طرف بھی توجہ کی شدید ضرورت ہے۔ چنانچہ جہاں بھی اِکّا دُکّا ارتداد کے واقعات ہوئے ہیں وہاں ایسے ہی لوگوں میں سے ہوئے ہیں۔ یہ بھی حیرت کی بات ہے کہ اتنے غیر معمولی دباؤ کے باوجود اور بعض علاقوں میں ایسی شدید کمزوریاں ہونے کے باوجود اتنا تھوڑا ارتداد ہوا ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر نے اپنے مضبوط ہاتھوں سے احمدیوں کو تھامے رکھا ہوا ہے۔ ورنہ اتنے غیر معمولی دباؤ کے نتیجے میں تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ پاؤں تلے سے تختے نکل جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی سہارا دیا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اپنی ذمہ داریوں سے غافل رہیں۔ قرآن کریم نے کھول کر جو ذمہ داریاں ہم پر ڈالی ہیں ہمارا فرض ہے کہ اُن کو پہلے سے بڑھ کر آج کے حالات میں سرانجام دیں اور اُن ذرائع سے فائدہ اٹھائیں جو ہماری دُنیا بھی سنوارنے والی ہیں اور آخرت بھی سنوارنے والی ہیں۔ پاکستان کے لئے تو اسی رنگ میں کثرت کے ساتھ واقفین عارضی کا جماعتوں میں بھجوایا جانا ضروری ہے جیسے پہلے چلتا چلا آرہا ہے لیکن جیسا کہ میں نے کہا تھا کچھ فرق ہے۔

قرآن کریم کی نصیحت یہ ہے کہ پہلے اُن کو بلاؤ۔ ان کی کچھ تربیت کرو، پھر ان کو بھیجو۔

جو ہمارے ہاں وقف عارضی کا نظام جاری ہے اس میں جو شخص جس حالت میں اپنے آپ کو پیش کرتا ہے اسی حالت میں اس کو بھجوا دیا جاتا ہے۔

اس سلسلے میں میں نے غور کیا ہے تو میرے خیال میں کچھ عملاً دقتیں بھی ہیں۔ غالباً یہ ممکن نہیں ہے کہ پاکستان کے ہر حصے سے لوگ وقف کرتے ہوئے ربوہ پہنچ جائیں۔ پہلے وہاں جا کر تربیت حاصل کریں پھر واپس لوٹیں لیکن ضلعی طور پر بعض جگہ یہ انتظام ممکن ہے۔ اسی طرح کچھ لوگ اگر اپنے آپ کو لمبے عرصے کے لئے وقف نہ کر سکتے ہوں اور تربیت کے لئے اُن کے پاس اتنا وقت نہ ہو کہ وہ خود آکر تفقہ کریں تو اس کا ایک متبادل طریق ہے کہ وقف عارضی کا شعبہ پرانے واقفین عارضی کی فائلوں کا مطالعہ کر کے اُن سے ایسے اقتباسات الگ کرے جو نئے واقفین کی تربیت کے لئے مفید ہو سکیں۔ اُن فائلوں میں کثرت سے ایسا مواد موجود ہے جس کو پڑھنا ہی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہمارے نئے واقفین کو ایک نئی روشنی عطا کرے گا۔ بہت سے ایسے روحانی تجارب ہیں وہاں جن کا ذکر ملتا ہے کہ اگرچہ ایک آدمی ایک عام ادنیٰ روحانی حالت سے وقف میں گیا لیکن وہاں خدا کے فضل کے ساتھ ایسے نشانات دیکھے اور ایسے روحانی تجارب نصیب ہوئے کہ ایک نئی روحانی زندگی لے کے لوٹا ہے اور اُن

واقعات کا مطالعہ بہت ہی ایمان افروز ہے۔ پھر جماعتوں کی کمزوریوں کے ذکر ملتے ہیں کہ کیا کیا کمزوریاں ہیں۔ کیا کیا مشکلات درپیش ہوتی ہیں۔ ایک واقف عارضی کو۔ غرضیکہ بہت سے لمبے تجربے کے نتیجے میں عملاً ہمارے لئے تربیت کا سواد اکٹھا ہو چکا ہے۔ اس کو ایک بڑی کتاب کی صورت میں نہ سہی بلکہ نہیں کرنا چاہیئے۔ مختلف رسالوں کی صورت میں شائع کریں۔ کوئی نظام سے تعلق رکھنے والا رسالہ ہو کہ آپ نے کیا کرنا ہے کیا نہیں کرنا۔ کچھ جماعتی حالات کے متعلق کہ اس قسم کے حالات آپ کو درپیش ہوں گے۔ آپ کو کیا کرنا چاہیئے پھر ایمان افروز واقعات سے متعلق رسائل ہوں۔ ان کو شائع کر کے جب کوئی شخص اپنے آپ کو عارضی طور پہ وقف کے لئے پیش کرتا ہے تو اس کو تحفۃً ایک پیکٹ بھجوائیں اور اس کو کہیں کہ ان کا مطالعہ کرے۔ خوب اچھی طرح اور اپنے آپ کو جانے کے لئے تیار کرے۔

اس کے علاوہ بہت ہی ضروری ہے کہ

جب پتہ چل جائے کہ فلاں شخص واقف عارضی ہے تو اسی جگہ سے جہاں تک ممکن ہو سکے اُس کے لئے ابتدائی قرآن کریم کا ناظرہ سکھانا اور کچھ حصہ ترجمے کے ساتھ یاد کروانا اور کچھ حصہ عربی گرامر کے ساتھ ترجمہ یاد کروانا، یہ کام بہت ہی ضروری ہے اسے فوراً شروع کروا دینا چاہیئے۔ یہ بڑے لمبے تربیت کے مراحل ہیں یہ کوئی جنتر منتر نہیں ہے کہ جو آپ پھونکیں تو چند دنوں میں ہی آپ کو نتیجے حاصل ہو جائیں۔ پہلے تو لوگوں کو آمادہ کرنا کہ وہ دین کی طرف متوجہ ہوں۔ ایک بڑا مرحلہ یہ ہے۔ پھر جو آمادہ ہو جائیں اُن کے لئے اساتذہ کا مہیا کرنا یہ ایک بہت بڑا مرحلہ ہے۔ پھر کس طرح پڑھایا جائے۔ کیا پڑھایا جائے۔ جب آپ اس مضمون میں داخل ہوتے ہیں تو مرحلہ در مرحلہ اور مراحل ظاہر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ایک کو حل کریں پھر دوسرا۔ دوسرے کو حل کریں تو تیسرا اب میں جب چند دن ہوئے ہارٹلے پول گیا وہاں کو مسلم احمدی جماعت خدا کے فضل سے بڑی مخلص ہے اور ہر جانے والا دیکھ کہ یہ تاثر لیتا ہے کہ اللہ کے فضل سے بہت ہی مستحکم، بہت ہی عمدہ، ... بہت ہی اخلاص میں بڑھی ہوئی جماعت ہے۔ اس میں شک نہیں لیکن جب تربیت کے لحاظ سے ٹٹولیں تو علمی کمزوریوں کے لحاظ سے اتنے کثرت سے خلاء دکھائی دیتے ہیں کہ انسان اُس سے خوف محسوس کرتا ہے کہ ان خلاؤں کو پُر کرنے کے لئے ہمارے پاس کوئی نظام نہیں ہے۔ یہاں لندن مسجد میں ہی ایک دوست تشریف لائے تھے اُن کی بڑی عمر میں آمین ہوئی یہاں انہوں نے قرآن کریم ناظرہ بڑا اچھا پڑھنا سیکھا تو انسان یہ سمجھ سکتا ہے کہ اب تو اللہ کے فضل سے قرآن کریم پڑھنے والے مل گئے لیکن ان کو ترجمہ نہیں آتا۔ اب جب میں گیا ہوں۔ اُن سے میں نے پوچھا تو پتہ لگا بغیر ترجمے کے سب پڑھا تھا تو سوال یہ ہے کہ ترجمہ سکھانا پھر آگے ایک بہت بڑا کام ہے۔ اُن سے میں نے گفتگو کی۔ وہ اس بات پر آمادہ تھے کہ شروع میں آہستہ لیکن عربی زبان کے بنیادی قواعد سے واقفیت حاصل کرنے کے بعد ترجمہ سیکھیں بجائے اس کے کہ صرف عربی پڑھ لی اور پھر انگریزی میں ترجمہ یاد کر لیا کیونکہ قرآن کریم ایک ایسی کتاب نہیں ہے جس کو خالصۃً ترجمے کے ذریعے سمجھا جا سکتا ہے۔ قرآن کریم سے براہ راست استفادے کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ترجمے کی بنیادوں سے انسان واقف ہو۔ یہ پتہ ہو کہ یہ ترجمہ کیوں کیا جا رہا ہے۔ عربی زبان میں فاعل کیا ہوتا ہے، مفعول کیا ہوتا ہے۔ مفعول بہ کیا ہوتا ہے اسم اور خبر کس کو کہتے ہیں۔ غرضیکہ بہت سی اصطلاحیں ہیں۔ اُن سے میں اس وقت آپ کے دماغوں کو بھرنا نہیں چاہتا۔ میں صرف یہ مثال دینا چاہتا ہوں کہ ترجمہ پڑھ لینا یعنی عربی پڑھنے کے بعد ساتھ لکھا ہوا ترجمہ پڑھ لینا ایک اور بات ہے کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور پہنچتا ہے لیکن براہ راست قرآن کریم سے استفادہ کے لئے، اس کے مضامین میں غوطہ خوری کے لئے نہایت ضروری ہے کہ بنیادی عربی گرامر سے کچھ واقفیت ہو اور پتہ ہو کہ یہ ترجمہ کیوں کیا جا رہا ہے جب وہ شروع کریں گے تو پھر آگے اور مسائل پیدا ہوں گے۔ پھر علم کی نئی کھڑکیاں کھلیں گی۔ پھر نئے میدان سامنے آئیں گے۔

نئی چوٹیاں ظاہر ہوں گی۔

ایک لامتناہی سفر ہے۔ اس سفر کا ایک چھوٹا سا نمونہ میں نے انگلستان میں آپ کے سامنے رکھا ہے یعنی جتنے نو مبائعین ہیں ان میں سے آج تک۔ میرے علم میں صرف یہ ایک انگریز ہیں جنہوں نے پورا قرآن کریم ناظرہ پڑھ لیا ہے۔ اور باقی سارے اس کے بغیر بڑھتے ہوئے ہیں سوائے اُن واقفین کے جنہوں نے اپنے آپ کو وقف کیا اور باقاعدہ جامعہ میں تربیت حاصل کی۔ اللہ کے فضل سے عالم دین بنے۔ میں اُن کی بات نہیں کر رہا۔ عوام الناس میں جتنے بھی نئے احمدی ہوئے ہیں اُن میں یہی حال ہے۔ پھر آپ پاکستانیوں میں سے احمدی ہونے والوں کا جائزہ لے کر دیکھ لیں کہ وہ اخلاص میں ترقی کریں بھی۔ اُس کے باوجود اُن کے اندر علمی خلاء دکھائی دیں گے اور جماعت کے عقائد کے لحاظ سے اُن کی گہرائی میں اُترنے کے لئے اُن کو ابھی کئی سفر کرنے ہیں۔ اس پہلو سے تفقہ فی الدین حاصل کرنا اس طریق پر جس پر قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے یہ بے حد ضروری ہے۔ اور وقف عارضی کو اس کے ساتھ متعلق کرنا چاہیئے جہاں جہاں بھی وقف عارضی کا نظام جاری ہے اور اللہ کے فضل سے لوگ اپنے آپ کو پیش کر رہے ہیں اُس کو قرآن کریم کی اس آیت کی نصیحت کے تابع کر کے اگر مرکز میں نہیں بلایا جا سکتا تو جس جگہ بھی ممکن ہے وہاں اُن کا انتظام کرنا چاہیئے اور کچھ تربیت ضروری ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے عارضی طور پر تربیتی لٹریچر شائع کر کے ہی کسی حد تک ہم کمزوریوں کو دور کر سکتے ہیں۔ دیکھیں قرآن کریم نے بڑے خوبصورت انداز میں سارے امکانات کو کھلا رکھا ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ مرکز میں پہنچیں وہ لوگ۔ کیونکہ ناممکن ہے۔ اسلام جو ساری دنیا میں پھیل رہا ہو کیسے ممکن ہے کہ ہر جگہ سے لوگ آکر ایک مرکز اسلام میں پہنچ کر وہاں سے دین سیکھیں۔ فرمایا۔ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ ... مطلب دو طریق پر سمجھا جا سکتا ہے۔ ایک تو یہ کہ ان میں سے ... کر الگ ہو جائیں۔ کچھ ایسے لوگ ہوں جو جہاں بھی ہیں یہ فیصلہ کر لیں کہ ہم یہ امتیاز حاصل کریں گے کہ ہم نے دین میں تفقہ حاصل کرنا ہے۔ پس ظاہری طور پر وہ اپنے مقام کو نہ بھی چھوڑیں تو وہیں جہاں وہ موجود ہیں اُن کے لئے تفقہ فی الدین کا انتظام ہو ضروری ہے۔ دوسرا ہے نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ کا ظاہری لفظی ...

وفود بن کر باقاعدہ اُن میں سے ایک طبقہ سفر اختیار کرے

اور وہ سفر خالصۃً دین حاصل کرنے کی غرض سے اختیار کیا جائے تو بجائے اس کے کہ یہ دین پہنچانے کے لئے نکلیں، دین حاصل کرنے کے لئے سفر اختیار کریں۔ ظاہر بات ہے یہ مسلمان ہیں۔ ورنہ انہوں نے کہیں دین حاصل کرنے کے لئے کیوں پہنچنا ہے اور پھر ذکر ہی۔ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً ...... مؤمنوں سے شروع کیا گیا ہے۔ پس اس پہلو سے اس نظام کو وقف عارضی کا نظام بنانا ہے۔ ورنہ وقف عارضی سے پوری طرح استفادہ نہیں کیا جا ... اور جو پاکستان کے علاوہ ممالک ہیں۔ انگلستان ہے یا جرمنی یا ناروے ہے۔ اسی طرح افریقن ممالک ہیں۔ ہندوستان کل خدا کے فضل سے کثرت سے تبلیغ ہو رہی ہے اور جوق در جوق بعض جگہ لوگ اسلام۔ حقیقی اسلام میں داخل ہو رہے ہیں سب جگہوں میں وقف عارضی کے نظام کو دوبارہ زندہ کرنا بہت ضروری ہے اور جن ذیلی تنظیموں کے سپرد بھی یہ کام ہے کہ وہ قرآن کریم کی تعلیم دیں وہ وقف عارضی کے نظام کے ... دائرے میں مختصر ایسی کلاسز کا انتظام کر سکتے ہیں۔ ایسے ... انتظامات جاری کر سکتے ہیں جن کے نتیجے میں جن لوگوں کو انہوں نے قرآن کریم سکھانا ہے ان میں سے کچھ لوگ پہلے چن لیے جائیں

اور ایک جگہ نہیں کہ ضرور لندن ہی بلایا جائے یا ضرور کسی بڑی مرکزی جگہ میں ہی بلایا جائے۔ جہاں جہاں ممکن ہے وہاں مختصر پیمانے پر تفقہ فی الدین سکھانے کا انتظام کرا دینا چاہیئے۔ اس کے لئے آج کل جو ماڈرن DEVICES ہیں، میں نے پہلے بھی توجہ دلائی تھی، کیسٹس ہیں، ویڈیوز ہیں، چھوٹا چھوٹا تربیتی لٹریچر ہے اس کو بھی شائع کریں لیکن یہ یاد رکھیں کہ جو ذاتی تربیت فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ وہ محض لٹریچر یا ویڈیوز وغیرہ کے ذریعہ فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ یہ متبادل چیزیں ہیں۔ تیمم کا رنگ رکھتی ہیں۔ قرآن کریم نے جو زور دیا ہے وہ اس بات پر ہے کہ ذاتی تربیت کی جائے اور ذاتی تربیت اسی طرح ممکن ہے کہ کچھ لوگ آئیں۔ آپ اُن کو سکھائیں۔ ان کو سکھانے کے لئے ان آلات کی مدد جیسے ٹیک لیں مگر مربی ہونا ضروری ہے کوئی تربیت دینے والا آپ کے لئے ضروری ہے کہ اُن کو مہیا کیا جائے اور پھر اس کے تابع آپ اُن کو سمجھا کر، خواہ تھوڑا سمجھائیں لیکن کچھ سمجھا کر واپس بھیجیں، اور اُن کو کہیں، کہ یہ تم آگے جاری کر دو۔ پس قرآن کریم نے جو نظام جاری کیا ہے وہ اس وقف عارضی کے موجودہ نظام سے بھی کچھ مختلف ہے اور بعض اہم پہلوؤں سے مختلف ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ اور قرآن کریم کی جو کلاسز کا ہمارے ہاں رواج ہے اس سے بھی مختلف ہے۔

قرآن کریم کے جو درس جاری کئے جاتے ہیں یا سالانہ کلاسز کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس میں آپ طالب علموں کو بحیثیت طالب علم کچھ سکھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ قرآن کریم کی اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے استاد بنانا ہے۔ طالب علم نہیں بنانا۔ اب ان دو باتوں میں بڑا فرق ہے۔ ایک بچہ اس غرض سے پڑھایا جائے کہ وہ خود بات سمجھ لے اور اس کی ذات میں اس کو علم حاصل ہو جائے۔ یہ ایک اور بات ہے لیکن اس نیت سے پڑھایا جائے کہ وہ جا کر دوسروں کو پڑھا سکے۔ یہ ایک بالکل اور بات ہے چنانچہ میں نے کئی دفعہ ذکر کیا ہے ہٹلر کے ایک جرنیل کی تجویز کا کہ جب جرمنی میں یہ پابندی تھی کہ ایک لاکھ سے زیادہ جرمن فوج نہیں ہو سکتی، یعنی جرمن قوم ایک لاکھ سے زیادہ فوج رکھ نہیں سکتی تو اس قابل جرنیل نے یہ تجویز ہٹلر کے سامنے پیش کی کہ بجائے اس کے کہ ہم ایک لاکھ سپاہی پیدا کریں۔

کیوں نہ ہم ایک لاکھ سپاہی بنانے والے افسر بنا دیں

تعداد کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ ایک لاکھ ہی رہے گا لیکن بجائے اس کے کہ ہم شاگرد بنائیں۔ استاد پیدا کر سکتے ہیں۔ یہ ترکیب بڑی مشہور ہوئی اور دنیا میں بعد میں بھی بڑے بڑے اس پر تبصرے کئے گئے۔ چرچل نے اپنی مشہور کتاب میں بھی اس کے متعلق لکھا ہے کہ یہ اس کے دماغ کی ایک حیرت انگیز BRAIN WAVE تھی جس نے سارے جرمن قوم کا پلٹ دی اور ہماری آنکھوں کے نیچے حیرت انگیز طور پر اس قوم میں یہ صلاحیت پیدا ہو گئی کہ وہ لکھو کھہا بلکہ قریباً ایک کروڑ سپاہی پیدا کر سکے یہ آخری شکل ہے۔ تو یہ ترکیب جو اس کے دماغ کی BRAIN WAVE بتائی جاتی ہے آج سے چودہ سو سال پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو خود سکھائی تھی۔ اور اسی آیت میں اس کا بیان ہے۔ فرمایا: دیکھو ایسے طالب علم تیار کرو جو علم کو اپنی ذات تک رکھیں اور خود علم حاصل کریں بلکہ ایسے اساتذہ تیار کرو۔ جو تفقہ فی الدین حاصل کرنے کے بعد بطور استاد اپنی قوموں کی طرف واپس لوٹ سکیں تو اس پہلو سے افریقہ میں ہمیں بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ کئی ایسے ممالک ہیں جہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے کثرت کے ساتھ احمدیت پھیلنی شروع ہو چکی ہے اور عیسائیوں میں سے بھی لوگ بڑی کثرت سے اسلام میں داخل ہو رہے ہیں اور غیر احمدی مسلمانوں میں سے بھی۔ وہاں کے امراء کے لئے ضروری ہے کہ اس میں تحریک کریں کہ مرکز سے حرف وہاں جا کر تربیت کے

لئے اپنے مربیوں کو نہ بھجوائیں۔ جیسا کہ رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بھجوا رہے ہیں بلکہ ان میں سے واقفین عارضی لیں اور اُن کو یہ کہیں کہ جہاں ہم تمہارے لئے جگہ مقرر کرتے ہیں وہاں آ کر دین کو اتنا ضرور سیکھنا ہے کہ تم دوسروں کو سکھا سکو اور پھر اس نظام کو سارا سال جاری رکھیں، تاکہ یہ ٹولیاں ادلتی بدلتی رہیں آج ایک ٹولی آئی ہے ایک جگہ سے اور جا کے کام میں مصروف ہو گئی۔ کل ایک دوسری ٹولی آ گئی۔ پرسوں ایک اور ٹولی آ گئی۔ گویا کہ اس طرح ایک جاری کلاس کا انتظام ہو۔ اس کے لئے اُن کو چاہیئے کہ پورا نظام مقرر کریں اس کا بجٹ بنائیں۔ اور مجھے مطلع کریں کہ اس قسم کا نظام ہم نے جاری کیا ہے اور ضروری نہیں ہے کہ ایک جگہ ہو جیسا کہ میں نے قرآن کریم کی آیت سے آپ کو سمجھایا ہے۔ قرآن کریم نے کسی خاص جگہ کا ذکر نہیں فرمایا۔ اور یہ انسانی سہولتوں اور مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے بیان فرمایا گیا ہے۔ اس لئے جہاں ممکن ہے۔ جہاں آپ کو اساتذہ مہیا ہو سکتے ہیں اور کم سے کم محنت سے زیادہ سے زیادہ بہترین انتظام جاری کیا جا سکتا ہے وہاں آپ یہ نظام جاری کریں۔

خدام اور انصار اور لجنات

قرآن کریم سکھانے اور نمازیں سکھانے کے اپنے پروگرام میں اس مضمون کو پیش نظر رکھیں اور وہ بھی ایک تربیتی اور تعلیمی نظام جاری کر دیں جو سارا سال کام کرتا رہے۔ اس طریق پر جب ہم کام کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ جس کثرت کے ساتھ دنیا میں اسلام پھیلے گا اسی رفتار کے ساتھ ساتھ اسلام کا روحانی نظام مستحکم ہوتا چلا جائے گا۔ اور جو شخص بھی اسلام میں داخل ہو گا وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کامل طور پر ایک ایسے نظام کا حصہ بن جائے گا جو اس کو سنبھالنے والا ہو گا اور نئے آنے والوں کو سنبھالنے والا ہو گا۔ ان کی ذہنی اور علمی ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہو گا۔ ان کی اخلاقی ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہو گا۔ اور وہ ایک ٹھوس مستقل نظام کا جزو بن کر ایک عظیم قافلے کے طور پر شاہراہ اسلام پر آگے بڑھنے والے ہوں گے۔ یہ نہیں ہو گا کہ کچھ لوگ داخل ہوئے۔ رپورٹوں میں ذکر آ گیا۔ نعرۂ تکبیر بلند ہو گئے اور پھر دو سال چار سال کے بعد نظر ڈال کے دیکھی تو پتہ چلا کہ وہ سارے علاقے آہستہ آہستہ عدم تربیت کا شکار ہو کر واپس اپنے اپنے مقام پر چلے گئے ہیں۔ یہ وہ خطرات ہیں جن کے پیش نظر قرآن کریم نے حیرت انگیز طور پر ایسی خوبصورت نصیحت ہمارے سامنے رکھی ہے کہ مضمون کے ہر پہلو پر نظر ڈالتے ہوئے نہایت ہی عمدہ الفاظ میں کامل احتیاطوں کے ساتھ ایک ایسا مضمون ہمارے سامنے کھول کر رکھ دیا ہے کہ جس کے اندر ہماری ساری تربیتی ضرورتیں پوری ہوتی دکھائی دیتی ہیں۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان نصیحتوں پر عمل کرے گی اور بڑی تیزی کے ساتھ آگے بڑھنے کے ساتھ ساتھ استحکام کا پروگرام بھی جاری ہو جائے گا۔

جہاں تک پاکستان میں غیر احمدی علماء کا یا اور مخالفین کا یا حکومت کے کارندوں کا زور لگانے کا تعلق ہے۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اللہ کے فضل سے وہ اس میں ناکام ہو رہے ہیں لیکن اس کے باوجود یہ درست ہے کہ بہت سی غلط فہمیاں جماعت کے متعلق پھیلائی گئی ہیں اور جس تیزی کے ساتھ جماعت نے پھیلنا شروع کیا تھا اس تیزی کے ساتھ وہاں اب نہیں پھیل رہی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جو اُن کی انتہاء تھی وہاں تک وہ پہنچ چکے ہیں اور اب وہاں سے واپسی شروع ہو چکی ہے۔ میں نے بڑی باریک نظر سے اس تمام عرصہ کا جائزہ لیا ہے اور سال بہ سال مقابلہ کر کے دیکھا ہے۔

میں آپ کو بڑے وثوق کیساتھ یہ خوشخبری دیتا ہوں

کہ وہ جو تبلیغ میں کمزوری آئی تھی، وہ دور بھی اب اپنی انتہا تک پہنچ کر واپس ہونا شروع ہو گیا ہے جتنا زیادہ سے زیادہ زور لگا کر نقصان

پہنچا سکتے تھے وہ پہنچا چکے اور کوئی ایک مہینہ بھی ایسا نہیں آیا بلکہ کوئی ایک دن بھی ایسا نہیں آیا جبکہ جماعت احمدیہ پھیل نہ رہی ہو۔ اگرچہ کم رفتار سے پھیلی لیکن پھیلی ضرور ہے۔ اتنے حیرت انگیز دباؤ میں جماعت کا پھیلتے چلے جانا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک غیر معمولی قدرت کا نشان ہے اور جس کثرت کے ساتھ وہ مرتد کرنا چاہتے تھے اس کا ہزارواں حصہ بھی ان کو نصیب نہیں ہوا اور چند ایک جو مرتد ہوئے اس کے مقابل پر سینکڑوں نئے احمدی اور بہتر لوگ اور مخلص لوگ جماعت کو عطا ہوتے رہے مگر اب وہ جو کمزوری کا حصہ تھا وہ دور اب طاقت کے دور میں تبدیل ہونا شروع ہو چکا ہے کیونکہ ایک دو سال سے اطلاعوں کے مطابق مولویوں کی تیزی کے باوجود لوگ احمدیت کی طرف مائل ہونا شروع ہو چکے ہیں۔ اس لئے اس نظام کو اور مضبوط کرنا بہت ضروری ہے۔ وہ جتنا بھی زور لگائیں یہ ایک بات یقینی اور قطعی ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو وعدے کئے ہیں جیسا کہ وہ ہمیشہ پورا کرتا چلا آیا ہے اب بھی ضرور پورا کرتا رہے گا۔ اور کوئی نہیں جو اس کو بدل سکے لیکن اگر ہم اپنے اندر مزید پاک تبدیلیاں پیدا کریں تو اُن وعدوں کے ہم ایسے مستحق بن جائیں گے کہ۔ وہ خدا نے پورے تو کرنے ہی ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام اور عزت اور اس بات کو ملحوظ رکھتے ہوئے اگر پورے کرنے ہوں کہ میں نے اپنے ایک پاکیزہ وفادار بندے سے وعدے کئے تھے اُن کو میں ضرور پورا کروں گا تو یہ مضمون اپنی جگہ ایک طرف ہے۔ ایک۔ دوسرا مضمون اس میں یہ داخل ہو جاتا ہے کہ جماعت اپنے آپکو اُن وعدوں کا مستحق بنا دے۔ ایسی صورت میں خدا کے فضل اس کثرت کے ساتھ نازل ہوتے ہیں کہ صرف ایک وجہ نہیں رہتی وعدوں کو پورا کرنے کی، بلکہ جماعت زبانِ حال سے خدا تعالیٰ سے یہ فضل مانگتی ہے اور کہتی ہے کہ ہم بھی تو مستحق ہیں۔ ہم نے بھی تو بڑی وفا کے ساتھ بڑے صبر آزما دور میں اپنے تعلق کو تیرے ساتھ قائم رکھا ہے۔ بڑی قربانیاں دی ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو تو نے وعدے کئے ہیں وہ تو تو نے پورے کرنے ہی ہیں۔ ہم پر اس کے علاوہ بھی احسان فرما اور اس کثرت کے ساتھ ہم پہ فضل نازل فرما کہ دشمن دیکھے کہ تیری محبت بارش کے قطروں کی طرح ہم پہ برس رہی ہے اور وہ موسلا دھار بارش بنتی چلی جا رہی ہے۔ یہ وہ دعا ہے جو دعا کرتے ہوئے اہلیت کی خاطر قرآن کریم کی نصائح پر عمل کرتے ہوئے ایک مضبوط نظام کے تابع اپنی تربیت کی طرف توجہ کریں اور نئے آنے والوں کی تربیت کی طرف توجہ کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اقتباس پڑھ کر میں اب اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں۔

"یہ لوگ خود سوچ لیں کہ اس سلسلہ کے برباد کرنے کے لئے کس قدر انہوں نے زور لگائے اور کیا کچھ ہزار جانکاہی کے ساتھ ہر ایک قسم کے مکر کئے یہاں تک کہ حکام تک جھوٹی مخبریاں بھی کیں خون کے جھوٹے مقدموں کے گواہ بن کر عدالتوں میں گئے ....

یہ جو واقعات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہو رہے تھے یہ سارے واقعات آج کثرت کے ساتھ پاکستان میں ہو رہے ہیں۔ اک کثرت سے جھوٹی گواہیاں احمدیوں کے خلاف دی جا رہی ہیں کہ بعض دفعہ غیر احمدی جج حیران ہو جاتا ہے اور وہ مولویوں کو مخاطب کر کے کہتا ہے خدا کا خوف کرو۔ داڑھیاں رکھی ہوئی ہیں تم نے۔ اسلام کے نام پہ آئے ہو گواہی دینے والے اور اتنے جھوٹ بول رہے ہو۔ کہتا ہے۔ مجھے دکھائی دے رہا ہے کہ تم جھوٹے ہو۔ چنانچہ بعض مقدموں میں احمدیوں کے حق میں فیصلہ کرتے ہوئے ان مجسٹریٹوں نے یا ججز نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ الف سے لیکر ی تک سارا مقدمہ جھوٹ پہ مبنی ہے اور جتنے بڑے بڑے علماء گواہی دینے کے لئے کھڑے ہوئے تھے سب جھوٹے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان سب باتوں سے خود گذر رہے ہیں۔ اس لئے پاکستان کے لوگ یہ نہ خیال کریں کہ وہ کوئی قربانیوں کے نئے میدانوں میں داخل ہو رہے ہیں۔ ان میدانوں میں داخل ہوئے ہیں جن کا آغاز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ہو چکا تھا۔ اور سب سے زیادہ مصیبتیں اس راہ میں خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جھیلی ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"..... اور تمام مسلمانوں کو میرے پر ایک عام جوش دلایا اور ہزار ہا اشتہار اور رسالے لکھے اور کفر اور قتل کے فتوے میری نسبت دیئے اور مخالفانہ کارروائیوں کے لئے کمیٹیاں کیں ...

یہ سارے کام جو آج پاکستان میں ہو رہے ہیں ان کا آغاز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں حضرت مسیح موعود (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی ذات کو نشانہ بناتے ہوئے کیا جا چکا تھا۔

.... مگر ان تمام کوششوں کا نتیجہ بجز نامرادی کے اور کیا ہوا۔ پس اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو ضرور ان کی جان توڑ کوششوں سے یہ تمام سلسلہ تباہ ہو جاتا۔ کیا کوئی نظیر دے سکتا ہے کہ اس قدر کوششیں کسی جھوٹے کی نسبت کی گئیں اور پھر وہ تباہ نہ ہوا بلکہ پہلے سے ہزار چند ترقی کر گیا۔ پس کیا یہ عظیم الشان نشان نہیں کہ کوششیں تو اس غرض سے کی گئیں کہ یہ تخم جو بویا گیا ہے اندر ہی اندر نابود ہو جائے اور صفحہ ہستی پر اس کا نام و نشان نہ رہے مگر وہ تخم بڑھا اور پھولا اور ایک درخت بنا اور اس کی شاخیں دور دور تک چلی گئیں اور اب وہ درخت اس قدر بڑھ گیا ہے کہ ہزار ہا پرندے اس پر آرام کر رہے ہیں ......"

آج جماعت احمدیہ اپنے روحانی آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کرتے ہوئے یہ عرض کر سکتی ہے کہ اے ہمارے آقا! اب یہ درخت ہزاروں کو نہیں بلکہ لاکھوں کو پناہ دے رہا ہے اور ایک دو ملکوں میں نہیں بلکہ ۱۲۰ ملکوں میں اس کی شاخیں پھیل چکی ہیں اور کثرت کے ساتھ روحانی پرندے اس درخت پر آ کر اس سے استفادہ کر رہے ہیں۔ اس کے پھل کھا رہے ہیں۔ اس کی چھاؤں میں پناہ لے رہے ہیں۔ پس یہ وہ درخت ہے جس کی آبیاری ہم نے کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں اس کی توفیق عطا فرمائے اور اس درخت کو ہمیشہ بیماریوں سے پاک رکھتے ہوئے صحت اور توانائی کے ساتھ پھولنے اور پھلنے میں اگر ہمارے خون کی بھی اس کی سیرابی کے لئے ضرورت پیش آئے تو ہمیں اپنے کامل اخلاص کے ساتھ اپنے خون کو اس درخت کی آبیاری کے لئے پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہنا چاہیئے۔ ☆☆

اعلان بابت دینی امتحان انصار اللہ

جملہ مجالس انصار اللہ بھارت سے گذارش ہے کہ امسال ان کا دینی امتحان ۲۶ اگست بروز اتوار ۱۳۶۹ ہش / ۱۹۹۰ء ہونا قرار پایا ہے۔ امتحان سے متعلق تفصیلی چٹھیاں زعماء کرام مجالس انصار اللہ بھارت کی خدمت میں بھجوائی جا چکی ہیں نیز لائحہ عمل بابت سال ۱۳۶۹ ہش / ۱۹۹۰ء ماہ جنوری میں بھجوایا جا چکا ہے۔ براہ نوازش دینی امتحان کی تیاری پورے ذوق اور لگن سے کی جائے۔ مبلغین کرام اور معلمین حضرات سے گذارش ہے کہ وہ جماعتی نظام کی مدد سے انصار اللہ اور اطفال الاحمدیہ کا نصاب مکمل کروائیں۔

۲۔ کوشش کی جائے کہ کوئی بھی انصار بھائی دینی امتحان سے باہر نہ رہ جائے۔ عزیزانِ اطفال الاحمدیہ کی دینی اور امتحان سے متعلق نگرانی فرمائی جائے۔

۳۔ امتحان میں شامل ہونے والے انصار بھائیوں اور عزیزوں کے اسماء گرامی سے دفتر انصار اللہ قادیان کو مطلع فرمایا جائے۔

قائد تعلیم مجلس انصار اللہ بھارت قادیان

درخواست دعا۔ محترمہ صدیقہ ساجدہ صاحبہ امریکہ اپنی اور اپنے بچوں کی صحت و سلامتی دینی و دنیوی ترقیات کیلئے درخواست دعا کرتی ہیں۔ (ادارہ)

[illegible] ان قربانیوں [illegible] آج یہ [illegible] ہو چکا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جناب مولوی سید محمد اسمٰعیل صاحب سونگھڑوی کے نام خط

از مکرم سید عبید السلام صاحب صدر جماعت احمدیہ سونگھڑہ (اڑیسہ)

جناب مولوی سید محمد اسمٰعیل صاحب سونگھڑوی!
السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

آپ کا خط محررہ ۱۲ر فروری ۱۹۹۰ء چند دن تاخیر سے ملا۔ چونکہ یہ خط مجھے نہیں بھیجا گیا تھا البتہ یہ خط گشت کر رہا تھا کہ میں نے اتفاقاً اسے پکڑ لیا اور احباب جماعت احمدیہ سونگھڑہ کو بھی یہ خط سنا دیا گیا۔

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے چیلنج مباہلہ میں کہیں یہ نہیں لکھا کہ لعنت کے معنے صرف موت کے ہیں۔ لعنت کا لفظ وسیع مفہوم رکھتا ہے۔ ذلت و رسوائی اور خدا سے دوری بھی اس مفہوم میں شامل ہے۔ آپ نے اور آپ کے ہمنواؤں نے جو لعنت کے معنے صرف موت ہی سمجھ رکھا تھا کہا تھا کہ میری مباہلہ سال کی میعاد سے اگر [illegible] نہ مر گیا تو پھر سمجھنا کہ احمدیت سچی ہے۔ گویا آپ کو خوف تھا کہ آپ کی ہلاکت سے احمدیت سچی ثابت نہ ہو جائے۔ حالانکہ آپ نے کبھی بھی اس چیلنج مباہلہ کو باقاعدہ منظور ہی نہیں کیا بلکہ ہمیشہ نیش زنی سے کام لیتے رہے۔

شاید اسی لئے اللہ تعالیٰ نے یہ حربہ استعمال نہیں کیا کیونکہ اس کا [illegible] انجام یا آپ کے ہمنواؤں پر نہ ہوتا۔ خدا کی تقدیر زبردستی نہیں بنائی جا سکتی۔ اگر خدا تعالیٰ کے نزدیک آپ کا زندہ رہنا مقدر ہے تو یقیناً آپ اپنی ذلت و رسوائی کے لئے زندہ ہیں۔ ہر آنے والا دن مزید رسوائی کا سبب بنے گا اور اس صورت میں جماعت احمدیہ کی عظیم الشان فتوحات اور کامیابیاں آپ کے اور آپ کے ہمنواؤں کے سینوں میں [illegible] کا ذریعہ بنیں گی۔

فاعتبروا یا اولی الابصار!

علاوہ ازیں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ سورۃ الانعام کی آیت [illegible] میں فرماتا ہے کہ (مفہوم) منکرین [illegible] سبھی نشانات دیکھیں تو بھی ایمان نہیں لائیں گے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ اور آپ کے مریدان خاص فیصلہ کر چکے تھے کہ ہم نشانات دیکھ کر بھی ایمان لانے والے نہیں اور مباہلہ کی میعاد ختم ہونے [illegible] کر خاموش بیٹھے رہے اور میعاد مباہلہ ختم ہوتے ہی ایک نیا [illegible] چلا دیا۔ تاکہ آپ کو نئے سرے سے [illegible] سستی شہرت و عزت حاصل ہو جائے۔ اس لئے میری آپ سے درد مندانہ اپیل ہے کہ اس سے باز آجائیں ورنہ گھاٹے میں رہیں گے۔

آپ لکھتے ہیں "عزت، عافیت اور ترقی درجات کے ساتھ" "زندہ سلامت اور پہلے سے زیادہ صحت مند و تندرست ہوں۔" تو ایسی صورت میں تو مباہلہ کا چیلنج دینے والے فریق اوّل حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ، بفضلہ تعالیٰ زندہ و سلامت ہیں اور آپ کی شہرت و عزت ہزارہا گنا بڑھ گئی ہے اور اسی مباہلہ کے سال میں آپ کو مختلف حکومتوں و ممالک کی جانب سے عظیم الشان خراج تحسین اور پُر عظمت تحائف پیش کئے گئے اور نہایت عزت و تکریم کا سلوک کیا گیا۔

مزید برآں آپ کو اور آپ کے ہمنواؤں کو جاننا چاہیے کہ یہ مباہلہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے عالمی سطح پر پیش کیا تھا نہ کہ مقامی سطح پر۔ مباہلہ کے اوّلین مخاطب وہ تھے جنہوں نے ظلم و ستم کی حدیں توڑ دی تھیں اور اپنے ننگ انسانیت آرڈیننس کے ذریعہ سے۔ اور یہ تمام ظلم و سفاکی و تکذیب کا سرغنہ اور آپ لوگوں کے پیشوا جنرل ضیاء الحق، میعاد مباہلہ کے اندر خدا تعالیٰ کی قہری تجلی کا نشانہ بنا جس کی خبر حضرت امام جماعت احمدیہ نے ہی اللہ تعالیٰ سے علم پاکر ۱۲ر اگست ۱۹۸۸ء کے خطبہ جمعہ میں بھی دی تھی کہ ضیاء الحق کی ہلاکت کے دن قریب آگئے ہیں۔ اور اب وہ کسی طرح عذاب کی چکی سے بچ نہیں سکتا۔ چنانچہ اس اعلان کے پانچ دن کے اندر اندر اللہ تعالیٰ نے ضیاء الحق کی فضائی ہلاکت کا ایسا عبرتناک نشان دکھایا جس کی تجلی سے روحانی اندھوں کو بھی آنکھیں نصیب ہو گئیں۔ اور یہ وہ نشان تھا کہ اس کی نظیر روحانی مقابلہ کی تاریخ میں کم ملتی ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

مخالفین احمدیت کی ذلت و نکبت کا ایک اور عظیم الشان نشان اس طرح مباہلہ کے سال میں ظاہر ہوا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ پر پاکستان کی مجلس ختم نبوت کے ایک رہنما اسلم قریشی کے اغوا و قتل کا جھوٹا الزام عائد کیا گیا تھا اور حکومت پاکستان اور اس کے زر خرید ملاں یہ جھوٹا پروپیگنڈہ کر رہے تھے کہ مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کو جلد پاکستان بلا کر قتل کا مقدمہ چلایا جائے۔ مباہلہ کے چیلنج میں یہ الزام درج کر کے آپ نے جھوٹوں پر لعنت کی دعا کی تھی۔ چنانچہ مباہلہ کے ٹھیک ایک ماہ گزرنے پر مذکورہ اسلم قریشی اچانک خود بخود نمودار ہو گیا اور یہ عجیب تصرف الٰہی تھا کہ سارے ملک میں اس واقعہ کی خوب تشہیر ہوئی۔ ملک کے اخباروں اور T.V والوں نے اسے نمایاں طور پر پیش کیا اور شرفاء نے معاندین احمدیت پر لعنتیں ڈالیں۔ کیا یہ صداقت احمدیت کا ایک عظیم الشان نشان نہ تھا کہ اس موقعہ پر اسلم قریشی اور ان کے ہمنوا علماء پر ان کے اپنے ہم مسلک شرفاء اور اخبار نویسوں نے لعنتیں ڈالیں۔ اور ان سب نے جھوٹا ہونے کا اقرار کیا۔ کیا اس کی نظیر پیش کر سکتے ہو!؟ ہرگز نہیں—!

مباہلہ کے اس عرصہ میں مخالفین کی دعاؤں کے علی الرغم خدا تعالیٰ نے دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کو جو ترقیات عطا فرمائیں اور عظیم الشان نشانات سے نوازا ان کا خلاصہ بھی بہت طویل ہے۔ مگر یہاں میں ان میں سے صرف چند ایک کی نہایت مختصر فہرست درج کر رہا ہوں

• — اس مباہلہ کے سال کے دوران جن جن زبانوں میں قرآن مجید کا مکمل ترجمہ شائع ہو چکا ہے، ان کی تعداد ۲۷ تک پہنچ گئی ہے۔ مزید تراجم مختلف مراحل میں ہیں جن کی تعداد سال کے آخر تک ۵۰ ہو جائے گی۔ انشاء اللہ۔

• — دنیا کی ۱۱۵ زبانوں میں قرآن کریم کی منتخب آیات، ۱۱۲ زبانوں میں منتخب احادیث، ۱۰۷ زبانوں میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تحریرات کے منتخب اقتباسات کے تراجم شائع کئے گئے۔

• — اس مباہلہ کے سال میں دنیا بھر میں ۱۱۱ نئی مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ ان کے علاوہ [illegible] بنی بنائی تعمیر شدہ مساجد عطا ہوئیں۔ یہ مساجد گاؤں کے گاؤں احمدی ہونے کی وجہ سے ان کے اماموں سمیت جماعت کو عطا ہوئیں۔

• — اس مباہلہ کے سال میں دنیا کے مختلف ممالک میں ۸۶۲ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا، اور جماعتیں قائم ہوئیں۔

• — اس مباہلہ کے سال صرف ایک ملک گیمبیا میں جماعتوں کی تعداد ۱۶ سے بڑھ کر ۱۲۰ ہو گئی۔ اسی طرح اس سال کے دوران گیمبیا کے ایک ہمسایہ ملک میں جماعتوں کی تعداد ۶ سے بڑھ کر ۶۲ ہو گئی۔

• — پرتگال، آئرلینڈ اور گوئٹے مالا میں نئے مشن ہاؤسز جماعت احمدیہ کو عطا ہوئے۔

• — اسی مباہلہ کے سال کے دوران افریقہ کے ممالک میں مشن ہاؤسز اور مساجد کی تعمیر کے لئے ۱۶ نئی عمارتیں اور قطعات زمین خرید لئے گئے۔ صرف افریقہ میں جماعت کے مشن ہاؤسز کی تعداد ۱۷۵ سے ۱۹۱ ہو گئی۔

• — ہمبرگ مغربی جرمنی میں مشن ہاؤس، مسجد اور بعض دوسری ضروریات کے لئے ۱۷۶ ایکڑ زمین خریدی گئی۔

• — اس ایک سال میں دنیا کے مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے احمدی احباب نے ۲۰۰۶ بچوں کی زندگیاں وقف کر کے جماعت کو پیش کیں۔

• — اس مباہلہ کے سال میں صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر دنیا کے مختلف ٹیلی ویژن سٹیشنز نے احمدیہ جماعت کے پروگرام بڑی فراخدلی سے ٹیلی کاسٹ کئے۔

• — صرف "کینیڈا" میں T.V اور ریڈیو اور اخبارات کے ذریعے جشن تشکر کی تقریبات کی خبریں آٹھ ملین سے زائد افراد تک پہنچیں۔

• — بھارت میں صد سالہ جشن تشکر کی تقریبات کی T.V، ریڈیو اور اخبارات کے ذریعے اس قدر وسیع پیمانے پر کوریج ہوئی کہ شاید ہی کوئی ایسا علاقہ ہو، جہاں احمدیت کا پیغام نہ پہنچا ہو۔ ایک تخمینہ کے مطابق صرف بھارت میں ۵۰ کروڑ افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔

• — صرف دو ملکوں کی مثال دی گئی ہے تمام ممالک کا فرداً فرداً یہاں ذکر ممکن نہیں۔ ہاں خلاصۃً یہ کہ دنیا کے مختلف ذرائع ابلاغ نے جماعت احمدیہ کے صد سالہ جشن تشکر کی خبروں کو بڑی عمدہ کوریج دی ہے اور اس پر جماعت کا ایک پیسہ بھی خرچ نہیں ہوا اتنا اچھا پروپیگنڈہ ہوا ہے کہ ہمارے

دہم۔ گمان میں بھی نہیں تھا۔

● حکومت سیرالیون نے صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر ڈاک کا ایک یادگاری ٹکٹ جاری کیا۔ یہ جماعت کی سو سالہ تاریخ میں پہلا تاریخی واقعہ ہے۔ جو مباہلہ کے سال کے دوران ہوا۔

● جشن تشکر کے موقع پر کینیڈا کے شہر کیلگری، ونی پیگ، ... ٹورانٹو، ریجائنا، سکاربرو، نارتھ یارک۔ ونڈسر نامی سات شہروں کے میئرز نے "احمدیہ مسلم ڈے" اور "احمدیہ مسلم ویک" ڈیکلیر کیا۔

● اسی مباہلہ کے سال جماعت احمدیہ میں داخل ہونے والی سعید روحوں کی تعداد ایک لاکھ سے تجاوز کر گئی۔

● بھارت کی جماعت کو خدا تعالیٰ نے جو شہرت عطا کی ہے اس کی مثال جماعت کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ غیروں کے مقابل پر چھوڑیں۔ عام غیر احمدی مسلمانوں کے مقابل پر بھی جماعت احمدیہ کی حیثیت ایک بہت معمولی تعداد میں ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس مباہلہ کے سال میں جماعت احمدیہ کو ایسی غیر معمولی شہرت و عزت حاصل ہوئی اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام اور قادیان کا نام ٹیلی ویژن۔ ریڈیو اور اخبارات میں اس طرح بار بار عزت و احترام سے لیا گیا کہ جماعت کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

● خود آپ اپنے علاقہ اڑیسہ ہی میں دیکھ لیں۔ اسی مباہلہ کے سال میں جماعت احمدیہ کی اس قدر عزت و تکریم اور تنظیم ہوئی ہے کہ اس کی مثال صوبہ اڑیسہ کی جماعت کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ باوجود آپ اور آپ کے ہمنواؤں کی سرکاری و غیر سرکاری سطح پر مخالفت کی سر دھڑ کی بازی لگانے کے، اڑیسہ کے صدر مقام "بھبنیشور" میں "جلسہ صد سالہ جشن تشکر" اور کٹک میں نوجوانان احمدیت کی تنظیم "خدام الاحمدیہ" اڑیسہ کا سالانہ جوبلی جشن اجتماع، شاندار طور پر منایا گیا جس میں صوبہ کے وزیر اعلیٰ، ججز، اعلیٰ حکام اور دیگر مذاہب کے رہنماؤں نے احمدیت کی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ نیز ٹیلی ویژن، ریڈیو اور اخبارات نے اس کی اس قدر تشہیر کی جس کی نظیر جماعت احمدیہ اڑیسہ کی تاریخ میں نہیں ملتی۔

● پھر اسی مباہلہ کے سال میں ہی جماعت ہائے احمدیہ اڑیسہ کو اڑیہ زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع کرنے کی توفیق ملی۔

● اسی مباہلہ کے سال میں آپ ہی کے ... کے ... افراد پر مشتمل ایک خاندان کو بھی احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

● آپ ہی کے سونگھڑہ کا محلہ "دیوان ساہی" دیکھ لیں جہاں پر جماعت احمدیہ کو اسی مباہلہ کے سال میں کچی اور کمزور جگہ کی بجائے ایک بڑی پختہ و مضبوط مسجد کی تعمیر کے ابتدائی مراحل کی توفیق حاصل ہوئی۔ نیز آپ ہی کے اپنے محلہ "رسول پور" میں مقیم صرف گنتی کے چند احمدیوں کے ایمان، اخلاص اور جذبہ ایثار کو اس قدر برکت ملی کہ وہ بھی اپنے لئے ایک پختہ مسجد احمدیہ کی تعمیر کے ابتدائی مراحل شروع کر چکے ہیں۔ جبکہ مذکورہ ہر دو مساجد کے لئے سالہا سال سے توفیق حاصل نہ تھی۔ یہ صرف اور صرف مباہلہ کا ثمرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ ثم الحمد للہ۔

علاوہ ازیں جماعت احمدیہ کو جس قدر اخلاقی، جسمانی، روحانی اور تمدنی ترقیات عطا ہوئی ہیں، اس کی مثالیں بے شمار ہیں۔ صرف چند کا تذکرہ کر دیا گیا ہے۔

اس کے مقابل پر کرۂ ارض پر نگاہ ڈالیں اور پیش کریں کہ آپ کے ہم مسلک علماء اور پیروؤں کو کون کون سی اس قسم کی فتوحات نصیب ہوئی ہیں۔ یا کن کن ذلتوں اور تباہیوں اور نامرادیوں سے اس مباہلہ کے سال میں دو چار ہونا پڑا ہے اور پھر اپنی ذات اور اپنے خاندان کا موازنہ بھی ہماری طرح مندرجہ انداز سے چار حصوں میں پیش کریں۔

اوّل۔ جسمانی ذلّت:۔ جس کے اکثر جرائم پیشہ تختۂ مشق بنتے ہیں۔ (یعنی جسم کا مرنا ہوتا ہے یا کسی کے جسم کو سخت چوٹ لگے یا معمولی چوٹ لگے جو بعد میں بڑی چوٹ کا اشارہ کر کے عبرت پکڑنے کے لئے ہو۔

دوئم۔ اخلاقی ذلّت:۔ یہ تب ہوتی ہے جب کسی کی اخلاقی حالت نہایت گندی ثابت ہوتی ہے اور اس کی سرزنش ہو۔ بھری مجلس میں اگر کوئی کسی عالم کو کہہ دے کہ تم جھوٹے ہو اور تم نے غبن کیا ہے۔ تو اس قسم کی ذلت، اخلاقی ذلت کہلاتی ہے۔ یا کسی کا لڑکا افعال بد کا مرتکب ہو تو باپ ہی کی ذلت ہوتی ہے۔ یا سیاسی اقتدار کا گر جانا وغیرہ اخلاقی ذلت میں شمار ہوتا ہے۔

سوئم۔ علمی پردہ دری کی ذلّت:۔ جس میں عالمانہ حیثیت خاک میں مل جاتی ہے۔

چہارم:۔ دشمن کی ذلّت کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ اس کے مخالف کو جس کو ذلیل کرنے کے لئے وہ ہر دم تدبیریں کرتا ہے اور طرح طرح کے حربے استعمال کرتا ہے، اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے عزت ملتی چلی جائے۔

ہم نے تو سطور بالا میں مندرجہ چار طریق کے مطابق مخالفین احمدیت کے مقابل پر اپنی جماعت اور حضرت امام جماعت احمدیہ کی عزت و تکریم۔ ترقیات و فتوحات کا مختصراً تذکرہ تو کر دیا ہے۔ آپ کو اور آپ کے ہمنواؤں کو چاہیئے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کے مقابل پر خدا نے تم کو جن جن نشانات سے نوازا ہے نیز اُن کے مقابل پر دنیا بھر میں تمہیں جو کامیابیاں نصیب ہوئی ہیں، اُن کا بھی اعلان کروائیں۔

مندرجہ طریق کی روشنی میں سال مباہلہ کے نتائج کے طور پر آپ اور آپ کے ہمنواؤں کے ساتھ جو عزت، تکریم اور شہرت حاصل ہوئی ہوگی اس سے آپ اور آپ کے ہمنوا نیز عوام بخوبی واقف ہوں گے اور ضمیر بھی گواہی دیتا ہوگا۔ لیکن ہمارا دائرہ اخلاق ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ ہم اسے ظاہر کرتے پھریں۔ البتہ آپ اور آپ کے ہمنوا ... سادہ لوح عوام کی توجہ اپنی طرف مبذول کروانے کے لئے نیز گمشدہ شہرت از سر نو حاصل کرنے کے لئے کبھی اپنے "زندہ و سلامت" رہنے کا حربہ استعمال کرتے ہیں تو کبھی حضرت امام جماعت احمدیہ کے چیلنج مباہلہ کے فریق ثانی کے کالم میں "شرعی و غیر شرعی اور لغوی و غیر لغوی" وغیرہ کا عذر پیش کر کے مغالطہ میں رکھتے ہیں نیز بلا شرط واشگاف الفاظ میں "لعنت اللہ علی الکاذبین" تحریر نہیں کرتے۔ نہ جانے مستقبل میں اپنی عزت و وقار کو بحال کرنے کے لئے مزید آپ کیا کیا حربے استعمال کریں گے۔

"لیکن عوام یاد رکھیں کہ خدا کی تقدیر زبردستی نہیں بنائی جا سکتی۔ اگر خدا کے نزدیک مولوی اسمٰعیل صاحب سونگھڑوی کا زندہ رہنا مقدر ہے تو یقیناً یہ اپنی ذلت و رسوائی کے لئے زندہ رہیں گے۔ ہر آنے والا دن اُن کے لئے مزید رسوائی کا موجب بنے گا۔ جب جماعت احمدیہ کی عظیم الشان فتوحات اور کامیابیوں کا ذکر ہوگا تو اُن کے سینہ میں ناکامی و نامرادی کی آگ بھڑک اُٹھے گی (انشاء اللہ)

پس اگر خدا تعالیٰ نے ان کو زندہ رکھنا ہے اور مزید مہلت دینی ہے تو یقیناً یہ دن بدلن اپنی نامرادی دیکھنے کے لئے زندہ رہیں گے۔" (آمین)

(امام جماعت احمدیہ)

آپ بھی اگست ۱۹۸۶ء میں لنڈن میں منعقدہ "عالمگیر ختم نبوت کانفرنس" میں شامل تھے اور معاندین کے ساتھ اُن کے اِن دعاوی میں شامل تھے کہ "سلطنت برطانیہ کی طرح جماعت احمدیہ کا سورج غروب ہو چکا ہے۔ کسی ملک میں اس کا وجود نہیں۔ جماعت احمدیہ اپنی موت کی آخری ہچکی لے رہی ہے" وغیرہ وغیرہ۔

لیکن اس کے برعکس اللہ تعالیٰ نے آپ اور آپ کے شرکاء جلسہ کو ذلیل و رسوا کیا۔ اس بیان کے بعد جو کانفرنس آپ کی لنڈن میں ہوئی، اخبار THE GUARDIAN کی ۸۹/۸/۴ کی اشاعت کے بیان کے مطابق اس جلسہ کی حاضری تین صد سے بھی کم رہی۔ اور دوسری طرف اس کے مقابل پر اسی اخبار کے بیان کے مطابق جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ بنفس نفیس رونق افروز تھے، کی حاضری پندرہ ہزار سے زائد تھی۔

مباہلہ کے سال سے پہلے کا بھی جائزہ لے لیں۔ ۱۹۸۷ء کے منعقدہ آپ کی "بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس" میں آپ لوگوں کی حاضری "اخبار وطن" لنڈن (۲۳ تا ۳۰ دسمبر ۱۹۸۷ء) کے مطابق چھ ہزار تھی اور اسی اخبار "وطن" کی اشاعت ۱۹ تا ۲۶ اگست ۱۹۸۷ء کے بیان کے مطابق جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ برطانیہ میں سات ہزار احمدیوں نے شرکت کی۔

اب دیکھیے! ایک طرف آپ اور آپ کے

ہمنواؤں کا دعویٰ کہ مباہلہ کے سال میں اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی صف لپیٹ دے گا اور کسی ملک میں اس کا وجود باقی نہیں رہے گا۔ دوسری طرف جماعت احمدیہ کے حق میں اللہ تعالیٰ کا یہ عظیم الشان تائیدی نشان کہ حاضری دگنی سے زائد ہوگئی اور آپ کی تعداد چھ ہزار سے گھٹ کر صرف تین صد تک رہ گئی۔ !!

الغرض مباہلہ کے اس سال میں آپ کے زندہ رہنے سے کیا فرق پڑ گیا اگر آپ اس عرصہ میں زندہ ہیں تو حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی بفضلہ تعالیٰ زندہ ہیں اور ہمارے امام کو تو ساری دنیا میں شہرت حاصل ہوئی۔ مختلف ممالک اور حکومتوں کی طرف سے عظیم الشان تحائف اور خراج تحسین پیش کئے گئے اور مختلف ممالک کے دوروں کے دوران حکومتوں، صدران ممالک۔ وزراء کرام نے خوش آمدید کہا۔ اور نہایت عزت و تکریم کا سلوک کیا نیز آپ کے دوروں کو وسیع پیمانے پر کوریج دی گئی اور حضرت امام جماعت احمدیہ کی کتاب "مذہب کے نام پر خون" (MURDER IN THE NAME OF ALLAH) کو مختلف ممالک کی نمایاں شخصیات نے سراہا اور اس پر قابل قدر ریمارکس دیئے اور تبصرے کئے۔

جناب اسماعیل صاحب! آپ نے اپنے اس تازہ خط میں پھر آئندہ سامنے مباہلہ والا پرانا حربہ استعمال کیا ہے تو عرض ہے کہ اس طریق پر ایک مباہلہ کیرالہ سٹیٹ کے "کوڈیا تھور" نامی مقام پر ہو چکا ہے اگر یہ نظارہ دیکھنا چاہتے ہیں تو اس کی ویڈیو کیسٹ منگوالیں نیز اس کے نتائج کے لئے اخبار بدر قادیان کا شمارہ ۱۸ جنوری سنہ ۱۹۹۰ء و یکم فروری سنہ ۱۹۹۰ء بھی پڑھ لیں جو آپ کے مدرسہ کے نام جاری ہے۔

آپ کے مذکورہ خط سے ہنسی۔ مذاق اور حقارت کی بو آتی ہے۔ جیسا کہ آپ نے بطور استہزاء فرمایا ہے کہ لندن، مکہ ہے۔ ربوہ، مدینہ اور قادیان، بیت المقدس۔ اور یہ بھی کہ "قادیانیت" ایک مفتری، کذاب اور دجال کا خود تراشیدہ مذہب ہے۔ اس پر ہم صرف اس قدر کہتے ہیں کہ

"لعنۃ اللہ علی الکاذبین"

بالآخر آپ اور آپ کے ہمنواؤں سے نیز عوام سے ہماری دردمندانہ اپیل ہے کہ بغض اور محبت کے دونوں پہلوؤں سے الگ ہو کر مسلسل دو ہفتے تک اللہ تعالیٰ کے دربار میں نماز کے ذریعہ دعا کریں کہ اے قادر و قیوم خدا جو پوشیدہ حالات کو جانتا ہے، التجاء ہے کہ ہمیں آگاہ فرما کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی جو مسیح موعود اور مہدی معہود اور مجدد وقت ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، کا کیا حال ہے؟ صادق ہے یا کاذب اور مقبول ہے یا مردود؟ اگر مردود ہے تو اسے قبول کرنے سے ہم گمراہ نہ ہوں اور اگر تیری طرف سے ہے تو اس کا انکار اور اس کی اہانت سے ہم ہلاک نہ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ سچی رہنمائی کرے گا اور اپنی طرف سے روشنی ڈالے گا۔ بشرطیکہ نیت پاک اور تعصب سے خالی ہو...

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ عوام کی آنکھیں کھول دے اور حق و صداقت کو پہچاننے کی توفیق نصیب کرے۔ آمین اللّٰھم آمین!

وما علینا الا البلاغ المبین

دورہ مکرم مینیجر صاحب اخبار بدر

(برائے بنگال۔ اڑیسہ۔ یوپی)

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ درج ذیل پروگرام کے مطابق خریداران بدر سے چندہ کی وصولی نیز نئے خریدار بنانے کے لئے مکرم مینیجر صاحب دورہ کر رہے ہیں۔ اس وقت ادارہ بدر مالی بحران سے گذر رہا ہے۔ احباب جماعت سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ چندہ بدر کی ادائیگی کے علاوہ خصوصی اعانت میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔ مبلغین و معلمین اور عہدیداران کرام سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

کلکتہ۔ سورو۔ بھدرک۔ کٹک۔ سونگھڑہ۔ بھبنیشور۔ کیرنگ۔ لکھنؤ۔ کانپور۔ شاہجہانپور۔ بریلی

صدر نگران بورڈ بدر

منظوری انتخاب جماعتہائے احمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل عہدیداران کی منظوری درج ذیل تفصیل کے ساتھ دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ سب کو بہتر رنگ میں مقبول خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

• **جماعت احمدیہ سملیہ**

صدر ..... مکرم دربان احمد صاحب
سیکرٹری مال .. " عبد الحمید صاحب
" تبلیغ .. " عبد اللطیف صاحب

• **جماعت احمدیہ جڑچرلہ**

صدر ..... مکرم محمد صادق صاحب
سیکرٹری مال .. " میر احمد اشرف صاحب
" تعلیم۔ وصایا۔ " ابراہیم خان صاحب
" تبلیغ و تربیت۔ " میر احمد عارف صاحب
" تحریک جدید۔ " محمد مظہر الدین صاحب
" وقف جدید۔ " محمد شریف الحکیم صاحب
" ضیافت۔ " محمد مظہر الدین صاحب

• **جماعت احمدیہ محبوب نگر**
(جماعت جڑچرلہ کے ماتحت)

نائب صدر ..... مکرم قاسم شریف صاحب
سیکرٹری مال .... " شریف الدین منظور احمد صاحب

• **جماعت احمدیہ فیروز آباد**

صدر .... مکرم محمد سلیم خان صاحب
(ولد مکرم مینتے خان صاحب)
سیکرٹری مال۔ مکرم محمد سلیم صاحب ولد حسینی خان صاحب

• **جماعت احمدیہ تاراکوٹ**

صدر .... مکرم محمد جمال صاحب
جنرل سیکرٹری۔ " شہاب الدین خان صاحب
سیکرٹری تبلیغ۔ " شیخ کلیم الدین صاحب
" مال۔ " اسلام الدین صاحب
" امور عامہ۔ " بلال الدین صاحب
" تعلیم و تربیت۔ " محمود ممتاز علی صاحب
" وقار عمل۔ " شیخ غیاث الدین صاحب

• **جماعت احمدیہ کیرنگ**

صدر ..... مکرم عبد المطلب خان صاحب
نائب صدر اول۔ " شیخ ابراہیم صاحب
" " دوم۔ " عبد الصمد خان صاحب
سیکرٹری مال۔ " آفتاب الدین خان صاحب
ایڈیشنل " "۔ " شیخ ابراہیم صاحب
سیکرٹری امور عامہ / آڈیٹر } " عبد الصمد خان صاحب
سیکرٹری تبلیغ و تربیت۔ " سیف الرحمٰن صاحب
" وقف جدید۔ " عبد المنان صاحب
(مذکورہ بالا تمام عہدیداران کی منظوری

مشروط سنہ ۱۹۸۹ء تا سنہ ۱۹۹۱ء
(زیر فیصلہ ۲-۲-۱ / ۱۴-۵-۸۹)
ایڈیشنل سیکرٹری وقف جدید۔
مکرم امیر الدین خان صاحب
سیکرٹری تحریک جدید۔ مکرم احمد نور خان صاحب
" تعلیم و تربیت۔ " اسلم خان صاحب
" ضیافت۔ " ثناء اللہ خان صاحب
" وصایا۔ " یونس خان صاحب
(مذکورہ بالا پانچ عہدیداران کی منظوری مشروط بجٹ ۹۱ تک ہے)

• **جماعت احمدیہ بھبنیشور**
(پہلے شائع شدہ انتخاب کالعدم قرار دیا گیا ہے)

صدر ..... مکرم عبد القادر خان صاحب
نائب صدر ... " نذیر خان صاحب
سیکرٹری امور عامہ۔ " غلام احمد خان صاحب
" مال۔ " سید وثیق الدین صاحب
" تبلیغ۔ " سید نصیر احمد صاحب
" تحریک جدید۔ " سید عطاء المجیب صاحب
" وقف جدید۔ " منیر خان صاحب
آڈیٹر۔ " غلام احمد سعید صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ شیخ عبد الحکیم صاحب (O.M.P کے لئے)
ایڈیشنل صدر .. مکرم جلال الدین خان صاحب
" سیکرٹری مال .. " عبد الصمد خان صاحب

ولادت

۱۔ مکرم مولوی صغیر احمد صاحب طاہر مبلغ جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۹۰ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کو قبل از ولادت "وقف نو" کے تحت وقف کیا گیا تھا۔ ولادت میجر اپریشن سے ہوئی ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نومولود کا نام "طاہر احمد" تجویز فرمایا ہے۔

نومولود محترم محمد شریف صاحب کا پوتا اور محترم سعد اللہ صاحب آف سکندر آباد کا نواسہ ہے۔

نومولود اور اس کی والدہ کی صحت و تندرستی اور جسمانی و روحانی ترقیات کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (ایڈیٹر)

ہمارے پیارے رسولؐ غیروں میں مقبول

مجھے بیر ہرگز نہیں ہے کسی سے ٭ میں دُنیا میں سب کا بھلا چاہتا ہوں

امن و اتحاد اور قومی یکجہتی کا مرکزی نکتہ یہ ہے کہ تمام پیشوایانِ مذاہب کا احترام کیا جائے۔ ہمارے پیارے بھارت دیش میں دو عظیم قومیں بہت بڑی تعداد میں آباد ہیں۔ ہندو ! اور مسلمان !! ان میں اکثر لڑائی جھگڑے مذہب کے نام پر ہوتے رہتے ہیں۔ آج ہمیں قومی یکجہتی کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ جماعتِ احمدیہ، قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق تمام پیشوایانِ مذاہب کا احترام کرتی ہے۔ اور سب کو سچا تسلیم کرتی ہے۔ لیکن غیر مسلم مردوزن کے تعلیم یافتہ طبقہ اور پُر وقار شخصیتوں کی بھی ایک معقول تعداد ایسی ہے جو ہمارے پیارے آقا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفاتِ حمیدہ کے لئے رطب اللسان ہے "بدر" میں ہم یہ ایک نیا سلسلہ کلام شروع کر رہے ہیں جس میں ایسے معززین کی تخلیقات نظم و نثر کی صورت میں عنوانِ بالا کے تحت پیش کی جایا کریں گی۔

اس کا آغاز آج ہم ایک نامور ہندو خاتون کے پُر اثر منظوم کلام سے کر رہے ہیں

اخبار میں نہ ڈھونڈ تو خبریں فساد کی
جو ہو سکے تو امن کی سُرخی تلاش کر

(ایڈیٹر بدر)

کس طرح بدلہ ہو احسانِ محمدؐ کا ادا
عورتیں ان کے قدم کی خاک ہوں تو ہے بجا

از شریمتی رام پیاری دیوی از لکھنؤ (بحوالہ "برگزیدہ رسولؐ" حصہ چہارم ص۹۷)

ہند لیو لڑنا جھگڑنا چھوڑ دو، چھوڑو نہ ہاتھ ٭ ہندو و مسلم یہاں دونوں رہیں گے ساتھ ساتھ
باپ دادا دونوں قوموں کے ہیں وارث ہند کے ٭ کوئی کر سکتا نہیں ان کو فنا اس دیس سے
آج روزِ جشن ہے پیارے رسول اللہ کا ٭ آج وہ پیدا ہوئے تھے مسلموں کے رہنما
گو ہیں مسلم کے ہادی ہوں اُن کو جانتی ٭ گو میں ہندو ہوں مگر محسن ہوں اُن کو مانتی

ہندو و مسلم کو یکساں یہ مرا پیغام ہے
غور سے دونوں پڑھیں دانائی اس کا نام ہے

عورتوں پر ظلم کیا کیا کچھ نہ دُنیا میں ہوئے ٭ ہاں مگر ان کو محمدؐ نے بچایا ظلم سے
کی حمایت مرتے دم تک عورتوں کی آپؐ نے ٭ تھی وصیت آخری اُن کی اعانت کے لئے
عورتوں کو گھر کے کاموں میں مدد دیتے تھے آپؐ ٭ کام عورت سے جہاد و جنگ میں لیتے تھے آپؐ
آپؐ نے تعلیم لینا فرض عورت پر کیا ٭ عورتوں کے سر پہ یہ احساں رہے گا آپؐ کا

ہندو و مسلم کو یکساں یہ مرا پیغام ہے
غور سے دونوں پڑھیں دانائی اس کا نام ہے

دل سے تم عزتِ محمدؐ کی کرو اے ہندوؤ ٭ غور اک انساں کی تعلیم محبت پر کرو
جن کے دل میں عزت و عظمت محمدؐ کی نہیں ٭ کر نہیں سکتے بزرگوں کی وہ عزت بالیقیں
ہندو و مسلم میں جو فتنہ کہ ہے برپا ہوا ٭ عورتوں، بچوں کو آفت میں کیا ہے مبتلا
خیر مقدم کر کے میلادِ رسول اللہ کا ٭ دور کر دو سب یہ جھگڑے کر رہی ہوں التجا

ہندو و مسلم کو یکساں یہ مرا پیغام ہے
غور سے دونوں پڑھیں دانائی اس کا نام ہے

اے محمدؐ تو نے ذلت سے بچایا ہے ہمیں ٭ پریم کا اور پریت کا رستہ بتایا ہے ہمیں
اے محمدؐ تم پیارے ہو خدا کے دوست ہو ٭ پیار کی تاثیر ملکِ ہند میں پیدا کرو
عائشہؓ تھیں اور خدیجہؓ پاک دونوں بیبیاں ٭ ہے بجا کرتا ہے ان پر فخر گر سارا جہاں
فخر کے قابل ہیں دونوں بیبیاں ہیں باصفا ٭ اپنے شوہر کی اطاعت میں تھیں ہر دم مبتلا

ہندو و مسلم کو یکساں یہ مرا پیغام ہے
غور سے دونوں پڑھیں دانائی اس کا نام ہے

سب سے پہلے لائی تھیں ایمان خدیجہؓ آپؐ پہ ٭ اپنے شوہر کی مدد میں محو تھیں شام و سحر
کس طرح بدلہ ہو احسانِ محمدؐ کا ادا ٭ عورتیں ان کے قدم کی خاک ہوں تو ہے بجا
اے محمدؐ ہو ترا پیغام دُنیا میں بلند ٭ چاند سورج کی طرح چمکے زمانہ میں دو چند
اے محمدؐ ہو تری تسلیم کا ہر دل میں گھر ٭ ہندو و مسلم میں عشق و دوستی ہو جلوہ گر

ہندو و مسلم کو یکساں یہ مرا پیغام ہے
غور سے دونوں پڑھیں دانائی اس کا نام ہے

اعلانِ نکاح و تقریبِ شادی

مؤرخہ ۱۶ر۶/۹۰ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مسجد مبارک میں بعد نمازِ عصر عزیزم مکرم چوہدری عظمت اللہ خان صاحب ولد مکرم چوہدری رحمت اللہ خان صاحب آف دہلی کا نکاح عزیزہ محترمہ روبینہ شاہین صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب درویش قادیان کے ساتھ بعوض حق مہر مبلغ اکیس ہزار روپے (-/۲۱۰۰۰ روپے) پڑھا اور میاں بیوی کے حقوق و فرائض پر عمدہ رنگ میں روشنی ڈالی اور اجتماعی دُعا کروائی۔

۲ر جون کو تقریبِ رخصتانہ عمل میں آئی۔ مہمان خانہ سے محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کے گھر پہ بارات گئی۔ دونوں مقامات پر محترم صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی طویل دُعا کروائی۔

مؤرخہ ۳ر جون کو محترم چوہدری رحمت اللہ خانصاحب نے اپنے بیٹے کی دعوتِ ولیمہ میں قادیان کے مردوزن کو کثیر تعداد میں مدعو کیا۔ اس مبارک موقعہ پر محترم چوہدری صاحب موصوف نے اعانتِ بدر میں یکصد روپے اور شکرانہ فنڈ میں یکصد روپے ادا کئے اور محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے ان مختلف مدات میں ۲۵-۲۵ روپے ادا کئے ہیں۔ درخواستِ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو نہایت مبارک اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے آمین ٭ (ایڈیٹر)

ولادت

① ۔ مکرم خالد احمد خانصاحب ادوے پور کٹیا (شاہجہانپور) کو اللہ تعالیٰ نے ۲۳ر اگست ۱۹۸۹ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور انور نے بچے کا نام مزمل احمد تجویز فرمایا ہے۔ موصوف نے اعانتِ بدر میں ۵۰ روپے ادا کرتے ہوئے بچہ و زچہ کی صحت و سلامتی اور رُوحانی و جسمانی ترقیات کے لئے درخواستِ دُعا کی ہے۔ بچہ مکرم عقیل احمد خان صاحب کا پوتا اور سید عارف احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ مونگھیر/موتیہاری کا بھانجہ ہے۔

② ۔ مکرم رفیق احمد صاحب سیکرٹری تعلیم رشی نگر سے تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضور انور خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت سفیر احمد تجویز فرمایا ہے۔ بچے کی صحت و سلامتی اور نیک، صالح ہونے اور اپنے خاندان کی رُوحانی و جسمانی ترقیات کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

③ ۔ مکرم اشرف علی بیگ صاحب بھبنیشور (اُڑیسہ) سے دس روپے اعانتِ بدر اور ۲۵/ روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کرنے کی اطلاع کے ساتھ تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور انور ایدہ اللہ اور بزرگان کی دُعاؤں سے شادی پر ۹ سال گزرنے کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم پروفیسر شکیل احمد صاحب مرحوم آف گیا (بہار) کا نواسہ ہے۔ بچے کے نیک، صالح اور خادمِ دین ہونے کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

④ ۔ مکرم برادرم منیر احمد صاحب طاہر کے ہاں مؤرخہ ۲۳/۵/۹۰ کو بچی تولد ہوئی ہے یہ برادرم موصوف کی دوسری بچی ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، خادمِ دین اور قرۃ العین بنائے نومولودہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب بانگڑی درویش کی پوتی اور مکرم لطیف احمد صاحب خالد مرحوم آف ربوہ کی نواسی ہے۔ (خاکسار: شبیر احمد ناصر نائب صدر حلقہ نور قادیان)

⑤ ۔ مکرم برادرم رفیق احمد صاحب غوری حیدرآباد کے ہاں دوسری لڑکی تولد ہوئی ہے ایک لڑکے اور ایک لڑکی کے بعد یہ دوسری بچی ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ قرۃ العین بنائے بچی کا نام لیقہ ریحان تجویز کیا گیا ہے۔ برادرم موصوف روزگار کے سلسلہ میں بیرونِ ملک جانے والے ہیں ہر جہت سے کامیابی اور باعزت روزگار کے لئے بھی درخواستِ دُعا ہے۔ (خاکسار: محمد انعام غوری قادیان)

منقولات

آواز قارئین

غیر سیاسی باتیں

عبد القادر حسن

بہت دنوں سے اس کالم میں قارئین کو براہ راست نمائندگی نہیں مل سکی۔ ان کے گرامی نامے مسلسل سینکڑوں کی تعداد میں موصول ہو رہے ہیں اور میں ہر کا احتیاط کے ساتھ پڑھتا رہا ہوں۔ کئی خطوط ایسے ہیں کہ ان سے دوسرے قارئین کا لطف اندوز ہونا ضروری ہے۔ لیکن میری خود غرضی کے کئی موضوعات ایسے آجاتے ہیں کہ میں خود شروع ہو جاتا ہوں اور قارئین کے خطوط کو جگہ نہیں دیتا۔ آج چند ایک خطوط اور ان خطوط میں بعض قارئین نے کچھ شاعری بھی کی ہے۔ پہلے شاعر قارئین کے خطوط۔

لاہور سے ایک قاری لکھتے ہیں کہ تمہارے بعض کالموں سے اندازہ ہوتا ہے کہ تم بھی اپنے حکمرانوں سے مایوس ہوتے جا رہے ہو۔ مایوسی کفر ہے اپنے آپ کو سنبھالئے اور کالموں کی مدد سے عوام کے دلوں کو گرمائیے۔ میں تمہاری مایوسی دور کرنے اور حوصلہ افزائی کے لئے چند شعر پیش کرتا ہوں ویسے میں شاعر نہیں ہوں۔

یہ ملک پاکستان نہ کشمیر چاہیئے
مجھ کو تو میرے باپ کی تصویر چاہیئے
یہ قوم بے وقوف ہے اس کو عقل کہاں
اس کے تو دونوں پاؤں میں زنجیر چاہیئے
پٹرول مہنگا کر دیا تو بلبلا اٹھے
گیس تک تو پہنچتے پہنچتے ابھی "تیر" چاہیئے

میں نے چند ایسے اشعار جو کچھ زیادہ تیز تھے نکال دیئے ہیں۔

اسلام آباد سے ش ن انور صاحب نے بھی شاعری کرنے کی کوشش کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ایک تو سرکاری ملازم ہوں اوپر سے کم تعلیم یافتہ اس لئے شعر کہنے کی ہمت نہیں پڑتی مگر اس کے باوجود کبھی کبھی طبیعت رواں ہو جاتی ہے۔ شعروں میں چونکہ وزن نہیں ہوتا اس لئے اپنے دفتر میں موجود ایک ٹھیک ٹھاک شاعر سے اصلاح لے لیتا ہوں۔ میرے دو اصلاح شدہ شعر قبول فرمایئے۔

یہ مذہب کے تاجر یہ ملا ہمارے
شہادت کی ٹیتے ہیں کیسی نو یار
مرا ایک جن کے لگا ایک پھانسی
ضیاء اور بھٹو ہیں دونوں شہید

جناب ساری قوم سب کام چھوڑ چھاڑ کر ان شہیدوں کے در پے ہے۔ قدرت انہیں ان کے حال پر چھوڑ دے اور کوئی کام کاج کرنے کی کوشش کرے ورنہ ایسا کب تک چلے گا۔

لاہور سے غلام الثقلین نقوی صاحب لکھتے ہیں کہ سرکاری خرچ پر بیرون ملک علاج کرانے والوں کے نام اخبارات میں چھپے ہیں۔ ان میں سے اکثر دولت مند لوگ ہیں۔ اور کچھ ایسے ہیں جنہیں علاج کی ضرورت نہ تھی۔ یہ لوگ تو اپنے خرچ پر دوسروں کو علاج کے لئے باہر بھجوا سکتے ہیں۔ خبر پڑھ کر پنجابی کا ایک محاورہ یاد آیا کہ سرکار سے تیل ملے تو اور جگہ نہ ہو تو جوتی میں ڈال لینا چاہیئے۔ اس مثل سے دور غلامی کی یاد تازہ ہوتی ہے جب انگریز کی سرکار کو لوٹنا قومی فرض سمجھا جاتا تھا۔ دوسری طرف دیکھیئے کہ مفلس حبیب جالب نے سرکاری خرچ پر علاج سے معذرت کر لی ہے۔ فرق ملاحظہ فرمایئے۔

اب دلیل یہ دی جاتی ہے کہ ضیاء الحق کے اہل خانہ کے علاج پر روزانہ ایک لاکھ روپے خرچ ہوتے تھے۔ قطع نظر کہ یہ کس حد تک درست ہے ضیاء تو ایک آمر تھے۔ آپ جمہوری ہیں اگر آپ کو آمر کی نقل ہی کرنی ہے تو پھر جمہوریت کا کیا فائدہ۔ یہ کیسی جمہوریت ہوئی جو ایک آمر کے نقش قدم پر چلتی ہے اور اس کی باقیات کو وزارتوں اور اسمبلیوں میں جمع کئے ہوئے ہے۔

گوجرانوالہ سے شہناز احمد بٹ صاحب وزیر اطلاعات ملک احمد سعید اعوان صاحب کو مبارک باد پیش کرتے ہیں کہ ان کا ایک بیان پڑھا تھا کہ آئندہ سے ٹی وی پر خواتین دوپٹہ اوڑھیں گی لیکن معاملہ بالکل الٹ نکلا۔ ٹی وی پر ایک خاتون کا اضافہ ہوا ہے جن کے بال کٹے ہوئے ہیں آواز زنانہ نہ مردانہ بلکہ درمیانہ ہے اور دوپٹے کا دور دور تک نام و نشان نہیں ہے۔ ایک اور صاحبہ ایسی ہیں کہ انہوں نے ضیاء الحق کے دور میں دوپٹہ کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے استعفیٰ دے دیا تھا۔ اور اب وہ پھر دوپٹے کے بغیر ٹی وی پر آتی ہیں۔ ملک صاحب اب ایک بیان دوپٹے کے خلاف ضرور جاری کریں۔

کراچی سے ایک نوجوان شہزاد احمد اعوان اپنی کم سنی اور معصومانہ خیالات کی وجہ سے اسمبلیوں کے اراکین کی خرید و فروخت سے بہت پریشان ہیں حالانکہ ان کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے جب ان کے بزرگ یہ کام دن دہاڑے کر رہے ہیں تو وہ کیوں فکر کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے طویل خط میں حیرت کا اظہار کیا ہے کہ صدر صاحب کے اعتراض کے باوجود انہوں نے یہ کاروبار جاری رکھا ہوا ہے۔ یہ سلسلہ جو سرحد سے شروع ہوا تھا اب تک جاری ہے اور خود وزیر اعظم نے حال ہی میں تین ارکان اسمبلی کو وزیر بنا کر اپنے ساتھ ملایا۔

انکل یہ چودھری اور وڈیرے ہمارے ملک اور قوم کے ناسور ہیں ان سے نجات کا کوئی طریقہ دریافت کریں۔ ڈر ہے کہ یہ ایمان فروش کہیں ملک نہ بیچ دیں کیونکہ ان ایمان فروشوں کا کوئی ملک نہیں ہے۔ مشہور ہے کہ اسمگلر کا کوئی ملک نہیں ہوتا لیکن اب معلوم ہوا کہ پاکستان کے منتخب نمائندوں کا بھی کوئی ملک نہیں ہے ورنہ وہ ملک کی اس قدر توہین نہ کرتے۔ حیرت ہے کہ تم انہیں جمہوری نمائندے کہتے ہیں اگر جمہوریت یہی ہے تو پھر ہمارا خدا ہی حافظ ہے اور خدا بھی تو صرف ان کی حفاظت کرتا ہے جو اس کے اہل ہوتے ہیں۔

اب ملک کے ایک "وزیر اعظم" کا خط ملاحظہ فرمایئے۔

موجودہ ملکی حالات کے پیش نظر میں اپنے آپ کو بطور وزیر اعظم پاکستان پیش کرتا ہوں میں یہ اقدامات فوری طور پر کروں گا۔

★ وہ تمام سیاستدان جو گزشتہ ۱۲ سال سے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے ممبر رہے ہیں ان سب کو ملک بدر کر دیا جائے گا۔

★ ان تمام سیاستدانوں کی تمام جائیداد ضبط کر لی جائے گی اور اس کو بیچ کر تمام رقم بلا امتیاز غریبوں میں تقسیم کر دی جائے گی۔

★ میں کوئی وزیر یا مشیر مقرر نہیں کروں گا۔

★ ملک میں اسمبلیوں کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ یہاں ملک بھر کے بدمعاش غنڈے لٹیرے ووٹ لے کر پہنچ جاتے ہیں۔

★ ملک میں صوبائی تعصب، فسادات اور بدامنی پھیلانے والے کو چاہے وہ کتنا ہی بااثر ہو فوراً گولی مار دی جائے گی۔

★ فوراً اسلامی قوانین نافذ العمل ہوں گے یہ صرف دکھانے کے لئے نہیں ہوں گے۔ بلکہ ان پر عمل بھی ہوگا۔

★ میں روزانہ عوام کی عدالت لگایا کروں گا اور ان کو فوری انصاف دلاؤں گا۔

★ تمام غیر ضروری ٹیکس واپس لئے جائیں گے۔

یہ تمام باتیں یقیناً سچ ہوں گی۔ یہ وقت انشاء اللہ ضرور آئے گا میں نہ سہی کوئی اور ایسا آئے گا جو یہ سب کرے گا۔ عوام تک یہ خط ضرور پہنچنا چاہیئے۔ خدا حافظ
آنے والے وقت کا وزیر اعظم

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت کا سالانہ اجتماع

جملہ قائدین کرام و احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضور انور خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے تیرھویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کے بارھویں سالانہ اجتماع کے لئے مورخہ ۱۹، ۲۰، ۲۱ اکتوبر ۱۹۹۰ء تاریخوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ وہ اس روحانی اجتماع میں شرکت کیلئے زیادہ سے زیادہ خدام و اطفال کو تلقین فرمائیں۔ خدا کرے کہ مرکز سلسلہ قادیان میں منعقد ہونے والا یہ اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب ہو۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

شاہراہِ غلبہ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

جماعتِ احمدیہ بھاگلپور میں جلسہ یوم خلافت

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے [illegible] بھاگلپور اور برہ پورہ کی جماعت نے مسجد احمدیہ بھاگلپور میں مورخہ ۲۱؍۵؍۹۰ کو جلسہ یوم خلافت منعقد کیا۔ مکرم آفتاب عالم صاحب نے پروگرام ترتیب دیا۔ جلسہ شام پانچ بجے زیر صدارت مکرم سید فضل احمد صاحب امیر جماعت دہلی شروع ہوا۔ محترم موصوف ایک مرکزی وفد بمشتمل ارکان مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی ناظر امور عامہ اور مکرم چوہدری منصور احمد صاحب چیمہ بطور نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے ساتھ ان دنوں یہاں تشریف لائے ہوئے تھے۔ یہ مرکزی وفد گذشتہ فرقہ وارانہ فسادات کے تعلق سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے منظور شدہ ریلیف کی تقسیم کے لئے آیا تھا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی شیخ ہارون رشید صاحب مرکزی مبلغ سے ہوا۔ اس کے بعد مکرم وحید الدین صاحب شمس افسر لنگر خانہ نزیلی بھاگلپور نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ بعدہٗ تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ پہلی تقریر مکرم مولوی سید صباح الدین صاحب انسپکٹر بیت المال نے خلافت کی اہمیت و برکات پر کی۔ اس کے بعد مکرم سید عبدالرفیع صاحب ایڈوکیٹ سیکرٹری امور عامہ برہ پورہ نے نظم پڑھی۔ پروگرام کی دوسری تقریر مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی ناظر امور عامہ نے اطاعت کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد مکرم آفتاب عالم صاحب نے خلافت کے ساتھ وابستگی کے موضوع پر بڑے اچھے رنگ میں روشنی ڈالی۔ آخر میں صدارتی تقریر مکرم سید فضل احمد صاحب نے کی اور خلافت کے برکات اور دیگر اہم پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ اس کے بعد خاکسار نے تمام شرکاء حضرات کا شکریہ ادا کیا۔ اور مغرب کی نماز سے قبل یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ پروگرام کے اختتام پر صدر اجلاس مکرم سید فضل احمد صاحب نے دعا کرائی اور بعد ازاں احباب میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت کے ساتھ پوری طرح وابستہ رہنے کی توفیق سے نوازتا رہے۔ آمین

(از مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب صدر جماعت احمدیہ بھاگلپور)

احمدیہ مسلم مشن ہاؤس مدراس کی بالائی منزل کیلئے سنگ بنیاد کی تنصیب

احمدیہ مسلم مشن ہاؤس مدراس اپنی وسعت کے باعث احباب و مستورات کے لئے جمعہ و عیدین کی نمازوں اور دیگر جماعتی تقریبات میں جگہ کی تنگی بڑی شدت سے محسوس کر رہی تھی۔ لہٰذا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ کرم اس پر بالائی منزل کی تعمیر کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

مورخہ ۲۰؍مئی ۱۹۹۰ء بروز اتوار قبل نماز ظہر احباب جماعت کی موجودگی میں خاکسار نے اور مندرجہ ذیل احباب نے سنگ بنیاد رکھنے کی رسم ادا کی۔ مکرم چوہدری منظور احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان۔ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل انسپکٹر تحریک جدید۔ مکرم خلیل احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ مدراس۔ مکرم محمد احمد صاحب ناظم اعلیٰ مجلس انصار اللہ تامل ناڈو۔ مکرم عبدالمجید صاحب زعیم انصار اللہ۔ مکرم محمد احمد اللہ صاحب سیکرٹری ضیافت۔ مکرم شیراز احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔ مکرم پروفیسر مبارک احمد صاحب۔

احباب جماعت کی خدمت میں مودبانہ درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ دار التبلیغ کی بالائی منزل کی تعمیری کاموں میں بہت آسانی عطا فرمائے اور جلد یہ کام پایہ تکمیل تک پہنچ جائے۔ آمین

خاکسار۔ محمد عمر مبلغ انچارج مدراس

موسی بنی مائنز میں تقریب عید ملن

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ موسی بنی مائنز (بہار) میں حضور انور کے ارشاد گرامی کی تعمیل میں مورخہ ۲۹؍۴؍۹۰ بروز اتوار عید الفطر تہوار کے موقعہ پر باہمی محبت و اخوت و اتحاد کو قائم کرنے اور نفرتوں کو دور کرنے کی خاطر تہوار کی خوشی میں عید ملن شاندار رنگ میں منعقد ہوا۔ مرکزی ہدایت ملنے پر یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ عید الفطر کے تہوار کے موقعہ پر تقریب عید ملن منعقد کی جائے جس کے جملہ انتظامات کے لئے مکرم منور احمد صاحب صدر جماعت و مکرم شیخ فیروز احمد صاحب سیکرٹری ضیافت کے زیر نگرانی انتظامی کمیٹی تشکیل دی گئی جن میں متعلقہ امور کو بہترین انداز میں انجام دیا گیا۔ معززین شہر کو مدعو کرنے کے لئے دعوتی کارڈ چھپوائے گئے۔ اور خدام کے ذریعہ جملہ معززین شہر بلا تفریق مذہب و ملت ہر قوم اور ہر مذہب و ہر کمیٹی کے صدر و سیکرٹریان اور مائنز کے اعلیٰ عہدوں پر فائز افسران اسی طرح موسی بنی کے مضافات کے معزز دوستوں میں کارڈ تقسیم کئے گئے۔ مسجد کی تزئین کے لئے جھنڈیوں اور مختلف رنگوں کے بجلی کے قمقموں سے مسجد کو سجایا گیا۔ ساڑھے پانچ بجے سے معزز مہمانوں کی آمد شروع ہوگئی۔ مسجد کے گیٹ پر مکرم منور احمد صاحب صدر جماعت و دیگر عہدیداران نے استقبال کیا۔ اس موقعہ پر اس علاقے کے نو منتخب ایم۔ایل۔اے جناب سرجیت سنگھ لیسرا مع اپنے رفقاء کے بھی تشریف لائے۔ ٹھیک چھ بجے پروگرام کا آغاز خاکسار مطلوب احمد خورشید مبلغ سلسلہ کی تلاوت سے ہوا۔ بعد ازاں مکرم منور احمد صاحب صدر جماعت نے مختصر تقریر کی آپ نے اس تقریب کے مقصد پر مختصراً روشنی ڈالنے کے ساتھ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب "پیغام صلح" میں سے چند چیدہ چیدہ اقتباس پڑھ کر سنائے اور بتایا کہ اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ خوشی کے موقعہ پر اپنے ساتھیوں اور اپنے پڑوسیوں اور غریبوں کو بھی یاد کریں۔ اور باہمی نفرتوں و کدورتوں کو دور کریں۔ اور آپس پیار و محبت و اخوت و بھائی چارہ کو بڑھائیں اور ایک دوسرے کے قریب ہو کر دنیا کو باہمی اتحاد و اتفاق۔ محبت و بھائی چارہ کا عملی نمونہ دکھائیں تاکہ دنیا میں امن قائم ہو اور نفرت دور ہو۔ اس کے بعد معزز مہمانان سمیت ۵۰ کے قریب افراد کو ٹی پارٹی دی گئی۔ مسجد کے احاطہ کے اندر ہی خدام نے بک اسٹال لگایا تھا۔ اس کا معائنہ کروایا گیا۔ کچھ دوستوں کے مطالبہ پر انہیں لٹریچر دیا گیا۔ خاکسار اور مکرم شیخ بشارت احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ نے تمام مہمانوں سے جماعت کا مختصر تعارف کروایا۔ اور جماعت کی مساعی سے آگاہ کیا اور پیغام حق پہنچایا گیا۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ قیام کے بعد مہمانوں نے جماعت کا شکریہ ادا کیا اور رخصت ہوئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تقریب کے بہترین اثرات مرتب فرمائے کیونکہ علاقہ بہار میں جو حالات رونما ہو رہے ہیں اس میں جماعت احمدیہ کی کوشش ہے کہ تمام مذاہب کے لوگ ایک اسٹیج پر آکر پیار و محبت کے رشتہ میں مربوط ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو بار آور فرمائے۔

خاکسار مطلوب احمد خورشید
مبلغ سلسلہ موسی بنی مائنز

فروگذاشت

بدر مجریہ ۲۴؍مئی ۹۰ء کے صفحہ ۱۱ پر شائع شدہ مضمون "حیدر آباد کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ۱۲ زبانوں میں اسلامی لٹریچر کی عظیم الشان نمائش" جو کہ ہفت روزہ آندھرا جنرل حیدر آباد ۲۱؍اپریل ۱۹۹۰ء سے نقل کیا گیا ہے کا حوالہ سہواً رہ گیا ہے احباب تصحیح فرمالیں۔

(ایڈیٹر)

درخواست ہائے دُعا

○ ۔ مکرم ماسٹر محمد حبیب اللہ صاحب گرملا (رانچی) سے اعانت بدر میں ۲۵/- روپے اور درویش فنڈ میں ۲۵/- روپے بھجواتے ہوئے اپنی بڑی اماں محترمہ حسینہ بیگم صاحبہ مرحومہ کے درجات کی بلندی اور ان کے سب بچوں کی روحانی جسمانی ترقیات اور اپنے اہل و عیال کی روحانی جسمانی ترقیات کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ ○ ۔ مکرم خلیل احمد صاحب بشیر مغربی جرمنی سے مبلغ ۵۰/- روپے اعانت بدر میں ارسال کرتے ہوئے درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے نیک مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے اور جملہ پریشانیوں سے نجات دے۔ ماہ اگست میں ان کے ہاں زچگی ہونے والی ہے بسہولت ولادت نیک اور صالح اولاد نرینہ کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

○ ۔ حبیبہ عزیز صاحبہ آف کینیڈا نے اخبار بدر کی خریداری بڑھانے میں خصوصی تعاون دیا ہے موصوفہ اور ان کے شوہر مکرم عزیز اللہ صاحب اور ان کے خسر صاحب مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مبلغ ہالینڈ و انڈونیشیا کی صحت و سلامتی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے درخواست دعا ہے۔ ○ ۔ مکرم عزیز احمد صاحب آف کینیڈا نے اعانت بدر میں ۱۰۰/- روپے ارسال کرتے ہوئے اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔

○ ۔ مکرم قدیر احمد شہزاد اور مکرم مبشر احمد خان صاحب مسقط کی والدہ صاحبہ کی بائیں آنکھ کی رگ پھٹ جانے کی وجہ سے بینائی ختم ہو چکی ہے۔ دوسری آنکھ بھی متاثر ہو رہی ہے۔ علاج جاری ہے صحت کاملہ کے لئے اور اپنی صحت و سلامتی اور دینی دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ ○ ۔ مکرم داؤد احمد صاحب آف کینیڈا۔ کینیڈا کی شہریت کے جلد حقوق کے حصول کے لئے کوشاں ہیں فعال اور کامیاب زندگی صحت، و سلامتی، روحانی جسمانی ترقیات کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ ○ ۔ مکرم حاجی جبار الحق صاحب اپنے بڑے بھائی اعجاب الحق صاحب مرحوم کی مغفرت کے لئے ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ ○ ۔ مکرم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی مندرجہ ذیل احباب کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ مکرم حافظ محمد اکرم صاحب حفیظ فیصل آباد سے عید و جمعہ کی ادائیگی اور کلمہ طیبہ کا بیج لگانے کی وجہ سے مقدمات میں مبتلا ہیں باعزت بری ہونے کے لئے۔ اہل و عیال کی روحانی جسمانی ترقیات کے لئے۔ مکرم ڈاکٹر فضل کریم صاحب (کریم میڈیکل ہال) فیصل آباد دینی دنیوی ترقیات کے لئے۔ مکرم چوہدری محمد امین صاحب ایریا منیجر سٹیٹ لائف (فیصل آباد) سے دینی دنیاوی ترقیات اور بچوں کے امتحانات میں نمایاں کامیابی اور اپنی نسبتی بہن کے بچوں کے امتحانات میں نمایاں کامیابی کیلئے

○ ۔ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب آف فیصل آباد اپنی بچی کی صحت کاملہ اور دینی دنیوی ترقیات کے لئے۔ مکرم قریشی غلام دستگیر صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد دینی دنیاوی ترقیات اور دشمن کے ہر شر سے محفوظ رہنے کے لئے۔ مکرم وسیم احمد صاحب مالک (پولٹری فیڈ) فیصل آباد دینی دنیوی ترقیات اور زیارت مقامات مقدسہ قادیان کے لئے۔ ○ ۔ مکرم شیخ عظیم الدین صاحب کریم نگر فیصل آباد سے صحت و سلامتی اور دینی دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

○ ۔ مکرم اقبال احمد صاحب سلونا اگرہتی سکندر آباد ایک عرصہ سے شوگر سے بیمار ہیں۔ اور بعض دیگر عوارض سے پریشان ہیں۔ نیز انہوں نے اپنا نیا کاروبار شروع کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ پندرہ روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے کاروبار میں ترقی اور صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ ○ ۔ مکرم سنت علی صاحب سردار قائد خدام الاحمدیہ بانسرہ بنگال اپنی دینی دنیوی ترقیات اور خدمت دین کا زیادہ سے زیادہ موقعہ ملنے کے لئے۔ درخواست دعا کرتے ہیں۔

(ادارہ)

انشاء اللہ نیوک
أَسْلِمْ تَسْلَمْ
اسلام لاؤ تو ہر خرابی، برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جاؤ گے
محتاج دعا
پیش از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
پروپرائیٹر: سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ:
خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری۔ نارتھ ناظم آباد۔ کراچی فون نمبر ۶۲۹۴۴۳

قادیان دارالامان میں مکان یا پلاٹ کی خرید و فروخت کیلئے
ہم سے مشورہ حاصل کریں
احمدیہ پراپرٹی ڈیلرز
پروپرائیٹر: نعیم احمد طاہر۔ احمدیہ چوک۔ قادیان ۱۴۳۵۱۶
AHMAD PROPERTY DEALERS
AHMADIYYA CHAWK QADIAN - 143516.

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
(پیشکش)
بانی پولیمرز۔ کلکتہ ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز: 43-4028-5137-5206

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ
کلکتہ ۷۳-۷۰۰۰

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
CALCUTTA - 700073.
PHONES :- OFFICE :- 275415. RESI. 273903.

دعا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

زوجام عشق ۱۲۰/- روپے

حبوب مفید اٹھرا ۴۵/- روپے

اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)

تریاق معدہ ۱۵/- ۸/-

روشن کاجل

حب جدوار ۲۰/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ (پاکستان)

الخیر کلہ فی القرآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

PHONE :- 279203

THE JANTA,

CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15 - PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے
(درثمین)

AUTOWINGS,

15 - SANTHOME HIGH ROAD.
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360
74350

آٹو ونگس

قائم ہو پھر سے حکم محمد جہان میں ؛ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS

(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP. HOUSE SOCIETY LTD.
PLOT NO. 6. GROUND FLOOR, OLD CHAKALA.
OPP. CIGARETTE HOUSE, ANDHERI (EAST)
PHONES } OFFICE:- 6348179 } BOMBAY - 400059.
RESI.:- 6233389

اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا
(سفارش کیا کرو، تم کو سفارش کا بھی اجر ملے گا)
(حدیث نبوی)

RABWAH WOOD INDUSTRIES

SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS.
DEALERS IN :- TIMBER TEAK POLES, SIZES,
FIRE WOOD.
MANUFACTURERS OF :- WOODEN FURNITURE,
ELECTRICAL ACCESSORIES ETC.
P.O. VANIYAMBALAM (KERALA)

رؤیت الٰہی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-
"جس کو شبہات سے نجات نہیں اس کو عذاب سے بھی نجات نہیں۔ جو شخص اس دنیا میں خدا کے دیکھنے سے بے نصیب ہے وہ قیامت میں بھی تاریکی میں گرے گا۔ خدا کا قول ہے کہ مَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی۔"
(روحانی خزائن جلد ۱۳ کتاب البریہ صفحہ ۶۵)

طالبانِ دعا

محمد شفیق سہگل۔ محمد نعیم سہگل۔ محمد لقمان جہانگیر۔ مبشر احمد۔ ہارون احمد۔
پسران مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل مرحوم۔ کلکتہ۔

يَنصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِيْ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس۔ سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:۔ 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس — کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

لداخ الیکٹرانکس — انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اوشا پنکھے۔ سلائی مشینز کے لئے اور سروس

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔" (کشتی نوح)

پیشکش:۔

ROYAL AGENCY

PRINTERS, BOOK SELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS.

CANNANORE - 670001

PHONE NO. 4498.

HEAD OFFICE:- P.O. PAYANGADI (KERALA)

PHONE NO. 12. PIN. 670303.

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:۔ عبدالرحیم و عبدالرؤف۔ الکان حمید ساری آرٹ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

AUTOTRADERS,

16 - MANGOE LANE

CALCUTTA - 700001.

تار کا پتہ:۔ "AUTOCENTRE"

ہر قسم کی گاڑیوں، پٹرول اور ڈیزل کار۔ ٹرک۔ بس۔ جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں!

ٹیلیفون نمبرز:۔ 28-5222 ۔ اور ۔ 28-1652

"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں!"

(کشتی نوح)

NIR®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:۔

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، ہیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!